جناب قبلہ ... دام ظلہ العالی

رویداد

جلسہ مسلمانان علیگڈہ و دیگر اضلاع

جو

ناگری حروف کے عدالتون مین جاری ہونے پر غور کرنیکیلئے

۱۳ مئی سنہ ۱۹۰۰ء روز یکشنبہ کو

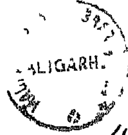
کراسٹہویٹ ہال علی گڈہ مین منعقد ہوا

اور

مطبع مفید عام آگرہ مین باہتمام محمد قادر علیخان صوفی چہپا

سنہ ۱۹۰۰ء

روداد



جلسہ مسلمانان علیگڈہ و دیگر اضلاع

ناگری حروف کے عدالتوں مین جاری ہونے پر غور کرنے کیلئے

۱۳ مئی سنہ ۱۹۰۰ء روز یکشنبہ کو

کراسٹھویٹ ہال علی گڈہ مین منعقد ہوا

اور

مطبع مفید عام آگرہ مین باہتمام محمد قادر علیخان صوفی چھپا

سنہ ۱۹۰۰ء



روئداد

جلسۂ مسلمانان علیگڈھ و دیگر اضلاع جو ناگری حروف کے عدالتون مین جاری ہونے پر غور کرنے کیلئے ۱۳ مئی روز یکشنبہ صبح کو کراسٹھویٹ ہال علی گڈھ مین منعقد ہوا



۲ مئی سنہ حال کو نواب محسن الملک بہادر اور نواب لطف علیخان بہادر نے ایک جلسہ مین جو نواب محسن الملک کے مکان پر ہوا تھا یہ تجویز کی کہ علیگڈھ اور دیگر اضلاع کے مسلمانون کی ایک ابتدائی میٹنگ کی جائے تاکہ اوس رزولیوشن پر جو گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی و اودھ نے ۱۸ اپریل سنہ ۱۹۰۰ع کو جاری کیا ہے اور جسمین ناگری حروف کے جاری کرنے کی سرکاری دفاتر مین اجازت دی ہے غور کرے چنانچہ اسکے لیے ۱۳ مئی روز یکشنبہ مقرر کیا گیا ۔ مطابق اوسکے آج کراسٹھویٹ ہال مین مسلمان جمع ہوئے جسمین علاوہ ضلع علیگڈھ کے دیگر اضلاع سے بھی مثل میرٹھ ۔ آگرہ ۔ شاہجہان پور ۔ الہ آباد ۔ ایٹہ ۔ سہارنپور لدھیانہ ۔ فرخ آباد سے بھی لوگ آئے تھے ۔ مسلمانون کی دلچسپی اس معاملہ مین نہایت درجہ بڑھی ہوئی تھی باوجودیکہ لوگون کو بہت دیر مین اطلاع ہوئی اور محرم

سیوم ختم ہونے پر صرف ایک ہی دن کی مہلت تھی اوسپر بھی لوگ اس کثرت سے جمع ہوئے کہ کسی اور موقع پر اس علی گڈھ مین اتنے مسلمان کم جمع ہوئے ہون گے سارا ہال بھر گیا بہت سے لوگون کو بیٹھنے کی جگہہ نہ ملی اور کھڑا رہنا پڑا علاوہ ہال کے باہر کا برآمدہ بھی لوگون سے بھر گیا - جو صاحب اس جلسہ مین تشریف لاے تھے منجملہ اونکے مفصلہ ذیل حضرات تھے -

نواب لطف علیخان بہادر -	نواب محسن الملک بہادر -
حاجی محمد مصطفیٰ خان صاحب	حاجی محمد موسیٰ خان صاحب -
میر عاشق علی صاحب آنریری مجسٹریٹ	حاجی محمد یوسف خان صاحب -
شیخ عمر علی صاحب ازطرف حافظ شیخ عبدالکریم	خان بہادر مولوی زین العابدین
خان صاحب بہادر سی - آئی - ای رئیس میرٹھ	خان صاحب - - - -
راجہ احمد شاہ صاحب رئیس لودھیانہ	محمد حسین خان صاحب رئیس شاہجہانپور
سید عبدالباسط صاحب رئیس شاہجہانپور	علی محمد خان صاحب رئیس فرخ آباد -
صاحبزادہ سلطان احمد خان صاحب	مولوی بشیرالدین صاحب ایڈیٹر اخبار البشیر اٹاوہ
بیرسٹرایٹ لا رئیس کنجپورہ ضلع کرنال -	مولوی بہادر علی ایم - اے - ایل ایل - بی
صاحبزادہ آفتاب احمد خانصاحب بیرسٹرایٹلا	حافظ امام الدین صاحب مینوپل کمشنر
مولوی رفیع الدین صاحب وکیل -	مولوی عبدالرحمن صاحب -
مولوی احمد حسین صاحب - -	شیخ عبداللہ بی اے ایل ایل بی

خواجہ محمد یعقوب صاحب میونسپل کمشنر	مولوی اکرم علیخان صاحب رئیس علیگڈھ
تھیوڈور ماریسن اسکوئر " "	ایل ٹپنگ اسکوئر " " "
شیخ محمد شریف صاحب رئیس اورنگ آباد	محمد یوسف خان صاحب رئیس خورجہ
نادر علی خانصاحب وکیل میرٹھہ "	شیخ محمد علی صاحب رئیس میرٹھہ ۔

خطا اور تار راجہ نوشاد علی خان صاحب تعلقدار بارہ بنکی صوبہ اودہ اور حامد علیخان صاحب بیرسٹرایٹ لا لکھنو کے جو بنام نواب محسن الملک بہادر کے آئے تہے پیش کیے گیے جسمین بوجہ محرم کے اونہون نے جلسہ مین شریک نہ ہونے کی معذرت اور اپنی دلی ہمدردی جلسہ کی نسبت بیان کی تہی ۔

آنریبل ممتاز الدولہ نواب فیاض علیخان صاحب رئیس پہاسو بوجہ علالت شریک جلسہ نہو سکے ۔

نواب محسن الملک بہادر نے تحریک کی کہ نواب لطف علیخان بہادر اس جلسہ کے صدر نشین ہون صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب نے اسکی تائید کی اور نواب صاحب ممدوح چیرز کی گونجتی ہوئی آواز مین کرسی صدارت پر جلوہ افروز ہوئے ۔

نواب لطف علیخان بہادر صدر انجمن نے کہڑے ہو کر جلسہ کی غرض حاضرین سے بیان کی اور فرمایا کہ یہ ایک نہایت ضروری کام ہے اور بہت سی باتین اس معاملہ کے متعلق غور طلب ہین امید ہے کہ آپ سب صاحب جو اس قومی کام مین حصہ لینے کے لیے جمع ہوئے ہین بہت غور و تامل کے ساتھ اون تمام

باتون کا فیصلہ کرینگے جو اس وقت آپکے سامنے پیش کیجائینگی - اور نواب محسن الملک بہادر آپکے سامنے رزولیوشن زیر بحث کے متعلق ضروری مراتب اپنی تقریر مین بیان کرینگے - بعد اسکے نواب محسن الملک بہادر کھڑے ہوئے اور مفصلہ ذیل تقریر کی -

اسپیچ نواب محسن الملک بہادر

حضرات - آج ہم لوگ گورنمنٹ کے اوس رزولیوشن پر غور و بحث کرنے کے لیے جمع ہوئے ہین جو متعلق اُردو اور ناگری کے ۱۸ ر اپریل سنہ حال کو جاری ہوا ہے اور مین دیکھتا ہون کہ اس رزولیوشن نے نہایت دردانگیز جوش مسلمانون مین پیدا کر دیا ہے - اور وہ اپنی آیندہ کی بہبودی اور سرکاری ملازمت کی طرف سے بہت خوف زدہ ہو رہے ہین - اور یہ ایک قدرتی بات ہے کہ رنج اور درد کی حالت مین نکتہ چینی جو نہایت مفید چیز ہے اعتدال اور انصاف کے ساتھ نہین ہو سکتی - اور ایسی حالت مین اوسکا اثر جیسا ہونا چاہیئے نہین ہوتا اس لیے ضرور ہے کہ اس رزولیوشن پر بحث کرتے وقت آپ اعتدال اور انصاف کو ہاتھ سے نہ دین اور رنج اور غصہ سے اپنے خیالات اور اپنی تقریرون کو پاک رکھین - اور اس بات پر یقین رکھین کہ ہز آنر سر انٹونی میکڈانل لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی نے جو اس رزولیوشن کو جاری کیا ہے اوس سے بجز اسکے جو اوس رزولیوشن کی تمہید مین بیان کیا گیا ہے یعنی یہ کہ ناگری حروف مین عرایض اور استغاثون کے لکھنے سے اوس بڑی حصہ آبادی کو آسانی اور سہولیت

ہوگی جو ہندی سے واقف ہے کوئی دوسرا خیال ہز آنر کو اس حکم کے جاری کرتے وقت نہ تھا اس لیے جو اعتراض اور جو نکتہ چینی آپ اوسپر کرین اوسمین گورنمنٹ کی نیک نیتی اور منصفانہ خیال کو ہمیشہ پیش نظر رکھین - اور گورنمنٹ کو کسی فریق کی حمایت یا ایک کے حقوق کو دوسرے کے حقوق پر ترجیح دینے کے خیال سے پاک اور آزاد سمجھین - سوا اسکے ہمکو اس رزولیوشن پر نکتہ چینی کرتے وقت صرف اپنے ذاتی مقاصد کی حفاظت کا خیال رکھنا چاہیے اور اپنے ہموطن بھائی ہندوؤن کے اغراض اور فوائد کے برخلاف حملہ آوری کرنے سے اپنے آپ کو بچائین تاکہ باہم ہمارے اور اونکے رنج اور غصہ کی آگ نہ بھڑکے - اور ہمارے اور اونکے آپس مین قومی یا مذہبی جھگڑے پیدا نہون بلکہ بحیثیت ہونے جان نثار رعایاے ملکہ معظمہ کے ہم دونون فریق صرف اپنے اپنے حقوق حاصل کرنے پر قانع رہین - اگر ان دونون باتون کو آپ نے پیش نظر رکھا اور اپنے دل اور زبان کو بیجا خیالات اور نامناسب تقریرون سے آلودہ نہ ہونے دیا تو امید ہے کہ آپ کامیاب ہون گے ورنہ آپکو فائدہ کے بدلے نقصان اوٹھانا پڑے گا -

اب مین اصل رزولیوشن کی نسبت کچھہ کہنا چاہتا ہون - یہ رزولیوشن جیسا کہ گورنمنٹ کا اصلی منشا ہوگا بظاہر نہایت محدود اور کسی فریق کو نقصان پہونچانے والا معلوم نہین ہوتا - اوسمین تبدیل زبان اور فارسی حروف کی مخالفت کا عام مسئلہ

جو تیس چالیس برس سے زیر بحث ہے حل نہین کیا گیا بلکہ زبان کا مسئلہ حروف کے مسئلہ سے علیحدہ رکھا گیا ہے چنانچہ ہز آنر نے اپنا منشا بصراحت ظاہر کر دیا ہے کہ وہ نہین چاہتے کہ ممالک ہذا کی عدالت کی زبان کو تبدیل کرین یا فارسی حروف کے استعمال کی ممانعت فرمائین بلکہ صرف اس امر پر رزولیوشن مذکورہ بالا کو محدود رکھا ہے کہ رعایا کی اوس بڑی جماعت کو جو سوائے ناگری کے حروف کے اور حروف سے واقف نہین ہے آسانی ہو - آپکو رزولیوشن کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ اوسمین دو تجویزین پیش کی گئی ہین ایک یہ کہ جو لوگ ہندی جانتے ہین اور ہندی مین کارروائی کرنا چاہتے ہین اونکو ناگری مین درخواستین لکھنے کی اجازت دی گئی ہے مگر اوسیکے ساتھ جو لوگ فارسی حروف کو پسند کرتے ہین وہ اپنی خواہش کے موافق فارسی حرفون مین کارروائی کرنے کے لیے آزاد رکھے گیے ہین - اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دونون فریق کی خواہشون اور ضرورتون کا خیال رکھا گیا ہے اور کوئی ایک فریق دوسرے فریق کی مرغوب اور پسندیدہ حرفونمین درخواست اور عرضی تحریر کرنے پر مجبور نہین کیا گیا ہے - دوسری تجویز اس رزولیوشن مین متعلق ملازمت کے ہے اور اوسکی نسبت یہ حکم دیا گیا ہے کہ کسی عملہ کی نوکری پر کوئی شخص مقرر نہ کیا جاے گا تاوقتیکہ وہ ناگری و فارسی کے حروف روانی کے ساتھ لکھ پڑھ نہ سکتا ہو - بظاہر اسمین بھی کچھ حق تلفی کسی فریق کی معلوم نہین ہوتی - اگر مسلمان ناگری جاننے پر نوکری حاصل کرنے کے لیے مجبور کیے گیے ہین - تو ہندوؤن پر بھی ملازمت کے لیے فارسی حروف مین

اچھی طرح لکھنا پڑھنا لازمی رکھا گیا ہے - مگر جب زیادہ غور کی نظر سے یہ رزولیوشن دیکھا جاتا ہے اور اوسکے نتایج پر جو آیندہ پیدا ہونگے تعمق کی نظر ڈالی جاتی ہے تو ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانون کے لیے یہ رزولیوشن عموماً نہایت مضر ہے - اور دوسرے فریق کے لیے بھی کچھہ زیادہ مفید نہین ہے مسلمانونکی تعلیمی پالیسی پر اس کا نہایت مضر اثر پڑیگا اور اونکی موجودہ تعلیم کو بہت کچھہ صدمہ پہونچے گا اور اونکی آیندہ امیدون پر جو اونکو سلطنت برطانیہ کے زیر حمایت رہکر ترقی اور بہبودی حاصل کرنے کی ہین خواہ بذریعہ ملازمت گورنمنٹ کے یا دوسرے پیشون کے بہت برا اثر پڑے گا اور اوس ترقی یافتہ اور شایستہ اُردو زبان کا جو محض ہندو اور مسلمانون کے باہمی اختلاط اور ربط وضبط کا نتیجہ کہی جاسکتی ہے اور جو پرائیویٹ اور پبلک اور تجارتی معاملات مین اظہار خیال کا مشترک ذریعہ ہے - اور جو نہ صرف ممالک مغربی وشمالی اور اودہ کی بلکہ دیگر صوبہ جات کی بھی مثل پنجاب کے علمی زبان ہے بتدریج درجہ گھٹ جاے گا اور بجاے ترقی کے اوسکا تنزل شروع ہوگا اور کم از کم ایک حصہ تعلیم یافتہ مسلمانان ممالک مغربی وشمالی کا ایک وسیع اور ترقی پذیر لٹریچر کے فوائد سے محروم ہوجاے گا اور کاروبار عدالتی وتجارتی اور تمدنی مین بہت سی عملی مشکلات اور غلط فہمیان واقع ہونگی اور اس مشترک زبان اور مشترک رسم خط مین جو تین صدیون سے جاری ہے فرق آنے سے ہندو اور مسلمانون کے دوستانہ تعلقات کو ہیجان مین لانے کی طرف رجحان ہوگا

اور گورنمنٹ رزولیوشن بتاتا ہے کہ اس سے زبان کی تبدیلی نہین کی گئی مگر درحقیقت زبان کا بدلنا خط کے بدلنے کا لازمی نتیجہ ہے - اور اسی لیے تمام مسلمان اس رزولیوشن کو اُردو زبان کی موت کا گھنٹہ سمجھتے ہین - اور جہان تک خیال کیا جاتا ہے جو آسانی اون لوگون کے لیے سمجھی گئی ہے وہ بہی اس سے حاصل نہوگی - بلکہ دفترون کی کارروائی دو قسم کے حرفون کے جاری ہونے سے زیادہ مشکل - زیادہ پیچیدہ اور زیادہ دقت پیدا کرنے والی ہوجائیگی -

علاوہ ان باتون کے اس رزولیوشن سے جسمین بغیر دینے کسی قسم کی مہلت کے ناگری مین بخوبی لکھنے پڑہنے کو عملہ کی ملازمت مین لازم کردیا ہے مسلمانون کو فوراً نہ صرف معمولی نقصان پہونچے گا بلکہ درحقیقت بدنصیب مسلمان جو پہلے ہی سے ملازمت کے اس صیغہ مین کم داخل ہوتے ہین اونکے لیے نوکری کا دروازہ قریباً بند ہوجائے گا - اور عملہ کی نوکری پانے سے وہ قریباً کُل کے محروم ہوجائین گے وہ امیدوار جو برسون سے نوکری کی امید پر پڑے ہوئے دفترونمین کام کررہے ہین اور جنکو ناگری سیکھنے کے لیے پہلے سے کسی قسم کا نوٹس بہی نہین دیا گیا اگر اب سے ناگری سیکھنا شروع بہی کرین تب بہی بمقابلہ دوسرے فریق کے جو قومی اور مذہبی لحاظ سے ناگری اچھی طرح لکھہ پڑہ سکتے ہین کبھی کامیاب نہین ہوسکتے - اس رزولیوشن سے نہایت درد و مصیبت کی حالت مین پڑجائینگے - یہ وہ تمام نقصانات ہین جو مسلمانون کو اس رزولیوشن کے ناگہانی جاری ہونے سے پہونچین گے اور

جسکو تمام مسلمان نہایت حیرت سے دیکھ رہے ہین اور گو وہ غلطی ہی پر ہون مگر وہ اسی کو گورنمنٹ پالیسی کی تبدیلی سمجھکر ہیبت زدہ ہو رہے ہین -

صاحبو - یہ کوئی خیالی نقصانات نہین ہین بلکہ واقعی اور حقیقی ہین جو بتدریج مسلمانون کو پہونچنے والے ہین - اسی لیے تمام مسلمانون مین اسکے چرچے ہو رہے ہین اور تمام اخبارون اور تحریرون اور تقریرونمین بیان کیے جا رہے ہین اس لیے میرے نزدیک کیا بلحاظ قومی ضرورت کے اور کیا بلحاظ ملکی مصلحت کے بحیثیت ایک وفادار اور شکر گزار رعایا کے ملکہ معظمہ ہونے کے تمام سمجھدار مسلمانون پر فرض ہے کہ وہ ان نقصانات کو صاف صاف مودبانہ طریقہ سے گورنمنٹ پر ظاہر کرین اور جن مضر نتائج کے پیدا ہونے کا اس رزولیوشن سے اونکو خیال ہے اوسے ادب اور آزادی کے ساتھ ہز آنر سر انٹونی میکڈانل کے روبرو عرض کرین - اور جو صحیح یا غلط خیالات اس رزولیوشن سے اونکے دلونمین پیدا ہو رہی ہین اوس سے ہز آنر کو آگاہ کرین اور اس بات پر پورا بھروسہ کرین کہ ایسی حالت مین ہز آنر اونکی خواہشون اور دلیلون کو دل سے سنینگے اور اپنے اس رزولیوشن پر دوبارہ غور فرماوینگے اور لامحالہ اوسمین ضروری اور مناسب ترمیم کرینگے -

صاحبو - مجھے گورنمنٹ سے اسبات کی کچھ شکایت نہین ہے کہ اوس نے اس اہم اور نازک مسئلہ کے ہر پہلو پر کافی غور نہین کیا بلکہ مجھے خود اپنی قوم سے اسبات کی شکایت ہے کہ اوس نے اپنے حقوق اور فوائد کی حفاظت کا کچھ انتظام نہین کیا

بلکہ دوسرے فریق کی مستعدانہ اور قابلانہ کوشش کے مقابلہ مین مجرمانہ غفلت کی
سب کو معلوم تھا کہ دوسرا فریق باقاعدہ اور منتظم طریقہ سے اسبات کی کوشش کر رہا ہے
کہ اُردو کے بدلے ہندی زبان اور فارسی حروف کی جگہہ ناگری حروف سرکاری
دفترون مین جاری ہون - اونکے امیرون نے اس کام کے لیے روپیہ سے
اور اونکے تعلیم یافتہ نوجوانون نے زبان اور قلم سے مدد کی اور ۱۸۶۸ء سے لیکر
۱۸۹۸ء تک ایک مسلسل اور غیر منقطع کوشش برابر جاری رکھی اور بالآخر ۱۸۹۸ء
مین اونھون نے اپنے سربرآوردہ اور معزز رئیسون کی حمایت و سرپرستی مین
ایک ذی عزت اور باوقار ڈیپوٹیشن لیجا کر ہز آنر کے سامنے اپنی خواہشین ظاہر کین
اور بذریعہ ایک میموریل کے جو نتیجہ اونکی سالہا سال کی متفقہ کوشش کا تھا اپنی
خواہشون کی واجبیت کے دلائل اور وجوہ پیش کیے - اوسوقت جو جواب ہز آنر نے
ڈیپوٹیشن کو دیا اوس سے باوجود اسکے کہ ہز آنر کا خیال اُردو زبان کو دفاتر سرکاری مین قایم رکھنے کا مستحکم
پایا جاتا تھا مگر جناب ممدوح کا میلان طبع ناگری کی عمدگی اور ایک بڑی جماعت کی آسانی کیلیے کچھ تجویز کرنیکا بھی
صاف صاف معلوم ہوتا تھا اور وہ وقت تھا کہ مسلمان بھی میموریل تیار کرتے اور ایک معزز ڈیپوٹیشن کے
ذریعہ سے اپنے خیالات ہز آنر پر ظاہر کرتے اور اون نقصانات کو جو اس تجویز سے ہونیوالے ہین صاف صاف دکھاتے
اور ہز آنر کو اپنے دلائل اور وجوہ پر غور کرنے کے لیے موقع دیتے - مگر مسلمانون نے
کچھہ توجہ اسپر نہ کی - صرف ایک مقام پر کسی قدر کچھہ کوشش کی گئی اور میموریل لکھنے
کے لیے ارادہ کیا گیا - اور بعض تعلیم یافتہ مسلمانون نے اپنا وقت اور دماغ بھی اس کام

مین صرف کیا مگر نہ دولتمند مسلمانون نے روپیہ سے اونکی مدد کی نہ مواد جمع کرنے کا اونکو سامان ملا نہ اون سربرآوردہ مسلمانون نے جو گورنمنٹ مین خاص قدر اور عزت رکھتے ہین اونکی کچھہ حمایت و اعانت کی اور اس لیے وہ کام ناتمام رہا - اور جیسی کہ مسلمانون کی عادت ہے سب مسلمان خواب غفلت مین پڑے سوتے رہے اور آخرکار بعد گزر جانے دو برس کی مدت کے جب یہ رزولیوشن جاری ہوا تو اس طرح ہیبت زدہ ہوکر چونک پڑے جس طرح کسی بے خبر جماعت پر ناگہانی گولہ آگرتا ہو مگر اب بھی مجھے بہت شک ہے کہ وہ سیدہا راستہ اختیار کرین اور جس ذریعے سے کامیابی کی اُمید ہے وہ مہیا کرین -

صاحبو - اب مشکل اول سے زیادہ بڑہ گئی ہے جب تک گورنمنٹ نے کوئی حکم جاری نہ کیا تھا اسکا روکنا منع مرض کی طرح کسی قدر آسان تھا اور اب حکم جاری ہوگیا ہے اوسکا منسوخ و ترمیم کرانا دفع مرض کی طرح زیادہ کوشش کا محتاج ہے اور اسکے لیے چند باتین ضروری ہین - ایک تو یہ کہ متفقہ کوشش سے کام کیا جاوے اور مجموعی قوت منتشر نہ کیجاوے اور اوسکی تدبیر یہ ہے کہ تمام شمالی ہندوستان کے مسلمانون سے صلاح و مشورہ کرکے گورنمنٹ مین پیش کرنے کے لیے ایک میموریل تیار کیا جاوے - دوسرے یہ کہ جن نقصانات کا اس رزولیوشن سے پہونچنے کا احتمال ہے وہ صاف صاف آزادی کے ساتھہ مگر مودبانہ طریقہ سے ظاہر کیے جائین - اور برٹش گورنمنٹ کو

ایک نہایت منصف گورنمنٹ اور ہز آنر سر انٹونی میکڈانل کو ایک نہایت حق پسند حاکم سمجھکر اصلی خیالات ظاہر کرتے ہین نہ کچھہ بیہودہ خوف کیا جائے نہ کسی خیالی اُمید پر اس سے علیحدگی اختیار کی جائے۔ تیسرے یہ کہ وہ سربرآوردہ مسلمان جنکی گورنمنٹ مین عزت اور پبلک مین شہرت ہے اور جن پر قوم کے بہت کچھہ حق ہین وہ دل کھول کر اس کام مین شریک ہون اور مرتے وقت تو قوم کا ساتھہ دین۔ چوتھے یہ کہ گھرون مین بیٹھکر شکایت کرنے اور گورنمنٹ کی نسبت غلط اور بیہودہ شبہات دل مین لاتے اور درد کو چھپانے اور دل ہی دلمین جلنے کے بدلے اوس طریقہ سے کارروائی کرین جو ایک تعلیم یافتہ اور وفادار اور گورنمنٹ کے انصاف پر بھروسہ کرنے والی رعایا کے شایان ہے۔ پانچوین یہ کہ مایوس اور دل شکستہ ہو کر کوشش کرنے مین دریغ نہ کرین بلکہ اچھی طرح سمجھہ لین کہ گورنمنٹ نے جو حکم جاری کیا ہے گو وہ کیسی ہی نیک نیتی اور نیک ارادہ پر مبنی ہو مگر مثل اور لوگون کے گورنمنٹ بھی رائے اور تجویز مین غلطی کرنے سے محفوظ نہین ہے خصوصاً ایسی حالت مین جبکہ ایک فریق نے اپنے دلائل سے اپنے دعوی کو بخوبی ثابت کر دیا ہو اور دوسرے فریق نے اپنی طرف سے نہ اوسکی تردید کی ہو نہ اپنے دلائل اور وجوہ پیش کرکے گورنمنٹ کو اونپر غور کرنے کا موقع دیا ہو۔ درحقیقت اسمین سارا قصور خود مسلمانون کا ہے نہ گورنمنٹ کا۔ اور گو اب وقت بڑھ گئی ہے مگر وقت باقی ہے کہ مردانہ کوشش کیجاے اور وہ نقصانات جو مسلمان اُس

رزولیوشن کے جاری ہونے سے سمجھتے ہین اونکو قابلیت سے گورنمنٹ پر ظاہر کرین۔ اگر اب بہی مسلمان گہرون مین بیٹھکر رونے کے بدلے یہ کام کرین تو گورنمنٹ سے پوری امید دوبارہ غور کرنے اور اس رزولیوشن کے منسوخ ہوجانے کی ہے۔

صاحبو۔ واقعی حالت یہ ہے کہ نہ گورنمنٹ اب تک مسلمانون کے اون نقصانات سے واقف ہے جو اس رزولیوشن سے پہونچنے والے ہین اور نہ اوس بے چینی اور بیقراری اور پریشانی سے غالباً اب بہی آگاہ ہوگی جو اس حکم سے پیدا ہوئی ہے۔ اوسکے حاشیۂ خیال مین بہی یہ بات نہ گذرتی ہوگی۔ کہ اس رزولیوشن نے ایک تہلکہ مسلمانی جماعت مین ڈالدیا ہے اور مسلمان اوسے نہایت ہیبت اور خوف کی نظر سے دیکہہ رہے ہین۔ درحقیقت خود مسلمان خدا کے نزدیک گورنمنٹ کے نزدیک اور دنیا کے نزدیک گنہگار ہونگے اگر وہ اپنے اصلی خیالات ظاہر نکرینگے۔ اور جن آنے والی مصیبتون کا ایک خیالی بہوت بنا کر کہڑا کر رکہا ہے اوسے گورنمنٹ کے سامنے پیش نہ کرینگے۔ اور بزدلانہ طریقہ چہوڑکر مردانہ مگر مہذبانہ طور پر اس رزولیوشن کی اصلاح کی گورنمنٹ سے خواہش نہ کرینگے۔ یاد رکہو کہ کوئی کوشش جو نیک نیتی اور ایمانداری سے قوم کے لیے کیجائے اور جسمین اعتدال اور شایستگی اور انصاف اور وفاداری پیش نظر رکہی جائے کبہی نہ وہ گورنمنٹ کے نزدیک بُری سمجہی جاسکتی ہے اور نہ گورنمنٹ اوسپر غور کرنے سے انکار کرسکتی ہے۔

مین یہ نہین کہتا نہ کہسکتا ہون کہ جو کوشش کی جائیگی اوسمین پوری پوری کامیابی ہوگی یا ہمارے خیالات سے گورنمنٹ کے خیالات ہر بات مین متفق ہونگے کیونکہ ممکن ہے کہ بوجہہ اسکے کہ اس معاملہ مین ہمارے اغراض شامل ہین رائے قایم کرنے مین ہمسے خطا ہو یا بعض دلائل ہمارے ضعیف ہون مگر اس مقولہ کو ہمیشہ یاد رکھو کہ "رعایا کی خواہشون کا سننا کام ہے ایک دانا گورنمنٹ کا۔ اور ظاہر کرنا اپنی اصلی خواہشون کا اور مانگنا اپنے حقوق کا کام ہے ایک آزاد اور وفادار رعیت کا" اور اپنے اس پاک عقیدہ کو بھی ہمیشہ پیش نظر رکھو کہ "ہمارا کام ہے کوشش کرنا اور خدا کا کام ہے اوسکا پورا کرنا" پس ہم سب کو چاہیئے کہ اس قومی کام کو دانشمندی اور استقلال سے کرین اور بذریعہ ایک معزز ڈیپوٹیشن کے ایک میموریل ہز آنر سر انٹونی میکڈانل ہی کے حضور مین پیش کرین۔ اگر ہم کامیاب ہوئے فہو المراد۔ اگر ناکامیاب ہوئے تو ہمارا دل اس خیال سے مطمئین رہے گا کہ ہمنے اپنا حق ادا کیا۔ اور آیندہ آنے والی نسلین اسبات کو دیکھکر ہماری شکر گذار ہونگی کہ ہمنے اونکی بہبودی کے لیے کوشش کا کوئی دقیقہ اوٹھا نہ رکھا۔ پس اے مسلمانو آؤ اور خدا کے کرم اور گورنمنٹ کے انصاف پر بھروسہ کر کے اس قومی کام مین بلا خیال اسکے کہ تم جیتو گے یا ہارو گے آخری کوشش کرلو تاکہ کہنے کو یہ بات رہجائے کہ ؎

شکست و فتح نصیبون سے ہے ولی اے امیر	مقابلہ تو دلِ ناتوان نے خوب کیا

بعد ختم ہونے اسپیچ نواب محسن الملک بہادر کے رزولیوشن پیش کئے گئے ۔

پہلا رزولیوشن نواب محسن الملک بہادر نے پیش کیا اور اُسکے پیش کرتے وقت کہا کہ جو رزولیوشن ہز آنر سر انٹونی میکڈانل جی-سی-ایس-آئی نے ناگری حروف کے جاری کرنے کی متعلق جاری فرمایا ہے وہ بہت کچھ غور کرنیکے لایق ہے اور اوسپر ہم مسلمانون کی طرف سے بہت کچھ اعتراضات پیش ہونے کے لایق ہین - اور کچھ شبہ نہین کہ نہ صرف اس صوبہ کے مسلمانون کو بلکہ اور صوبہ کے اہل اسلام کو بھی اس معاملہ سے خاص تعلق ہے - اور گورنمنٹ مین باضابطہ اسپر اعتراض کرنیکے لئے مسلمان آمادہ ہین - مگر میرے نزدیک مناسب بلکہ ضرور ہے کہ اس رزولیوشن پر جو اعتراض مسلمانون کو ہون وہ جناب ممدوح کے روبرو پیش کئے جائین - اور جو یادداشت یا عرضداشت گذرانی ہو وہ قبل ختم ہونے زمانہ حکومت جناب ممدوح کے گذرانی جاے - اسلئے کہ جو فیصلہ ہز آنر نے فرمایا ہے وہ درحقیقت یکطرفہ ہے - ہز آنر کے روبرو آجتک نہ مسلمانون کا کوئی میموریل پیش ہوا نہ مسلمانون کا کوئی ڈیپوٹیشن گیا نہ مسلمانون نے ناگری حروف کے جاری ہونے سے جو اونکو نقصان پہونچے گا اوسکو ہز آنر کے سامنے ظاہر کیا - اگر ہم ہز آنر کے روبرو میموریل پیش کرینگے اور اس یکطرفہ فیصلہ پر نظر ثانی کرنے کی درخواست کرینگے تو ہمکو ہز آنر کی حق پسندی سے امید ہے کہ جناب ممدوح خود ہی اس رزولیوشن کو منسوخ فرماوینگے یا اوسمین ضروری ترمیم کرینگے

اس لیے مین رزولیوشن مفصلہ ذیل پیش کرتا ہون۔

رزولیوشن نمبر ۱

"اس مجلس کی یہ رائے ہے کہ متعلق رزولیوشن نمبر ۵۸۵ مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۰۰ء کے جو گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی و اودھ نے جاری کیا ہے اور جسکی رو سے ہر شخص مجاز کیا گیا ہے کہ اپنی عرضی یا استغاثہ ناگری کے حروف مین یا فارسی کے حروف مین جیسا کہ وہ چاہے پیش کرے اور نیز جسکی رو سے کوئی شخص کسی عملہ کی نوکری پر مقرر نہو سکے گا تا وقتیکہ وہ ناگری و فارسی کے حروف روانی کے ساتھ لکھ پڑھ نہ سکتا ہو۔ جو نکتہ چینی یا درخواست دربارہ تنسیخ و ترمیم و تبدیل و اضافہ کے کیجائے وہ ضرور ہے کہ بذریعہ عرضداشت کے عالیجناب ہز آنر سر انطونی میکڈانل بہادر جی سی۔ ایس۔ آئی لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی و چیف کمشنر اودھ کے حضور مین قبل ختم ہونے جناب ممدوح کی میعاد حکومت کے پیش کی جاوے"

اس رزولیوشن کی تائید صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب نے کی اور بالاتفاق پاس ہوا۔

دوسرا رزولیوشن شیخ عمر علی صاحب رئیس میرٹھ نے جو خان بہادر حافظ عبد الکریم صاحب سی۔ آئی۔ ای۔ رئیس میرٹھ کی طرف سے جلسہ مین آئے تھے پیش کیا اور پیش کرتے وقت یہ گفتگو کی۔

آپ سب لوگ جانتے ہین کہ اس رزولیوشن زیر بحث کا اثر زیادہ تر مسلمانون

ہی پڑیگا۔ اگرچہ خاص تعداد ہندو بہائیون کی ہی اس رزولیوشن سے ناراض ہے اور مین جانتا ہون کہ وہ بہی اس رزولیوشن کی مخالفت مین ہمارے ساتھہ شریک ہونے کے لیے تیار ہین لیکن ہمین اپنی ہی کوششون پر بہروسہ کرنا چاہیے اور اسلئیے مین یہ رزولیوشن پیش کرتا ہون کہ گورنمنٹ کے رزولیوشن پر جو کچہہ نکتہ چینی کی جائے وہ زیادہ تر مسلمانون ہی سے مخصوص ہے وہ رزولیوشن یہ ہے۔

رزولیوشن نمبر ۲

"دربارہ تیاری اور پیش کرنے عرضداشت مذکورہ رزولیوشن نمبر ۱ کے مجلس نے بالاتفاق قرار دیا کہ وہ عرضداشت زیادہ خصوصیت کے ساتھہ مسلمانون کی طرف سے بلحاظ اونکے سوشل و پولیٹیکل و ایجوکیشنل یعنی معاشرت و تمدنی و تعلیمی حالات کے بہ حیثیت ہونے جان نثار رعایا کے حضرت ملکہ معظمہ وکٹوریہ قیصر ہند کے گذرانی جاوے"

اس رزولیوشن کی تائید صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب نے کی اور بالاتفاق پاس ہوا۔

تیسرا رزولیوشن خواجہ احمد شاہ صاحب پروپرائٹر پنجاب ابزرور رئیس لدہیانہ نے جو اس جلسہ مین شامل ہونے کی غرض سے تشریف لائے تھے پیش کیا اور پیش کرتے وقت یہ گفتگو کی۔

اگرچہ یہ رزولیوشن ممالک مغربی و شمالی و اودہ سے متعلق ہے مگر اسکا اثر صوبہ پنجاب

کے مسلمانون پر بھی پہونچے گا اور اونکو بھی اوس سے وہی نقصانات پہونچین گے جو ممالک مغربی و شمالی کے مسلمانون کو پہونچنے والے ہین اسلیے کہ ان دونون صوبہ کے تعلقات ایسے متحد اور باہمدگر اس درجہ متعلق ہین کہ یہان کا اثر تعلیمی اور معاشرتی حالت مین پنجاب پر پہونچتا ہے۔ اور بعض اضلاع صوبہ پنجاب کے مثل دہلی اور کرنال وغیرہ کے تو ایسے ہین جنکو فی الحقیقت اسی صوبہ کے متعلق کہنا چاہیئے اور یہ معاملہ صرف ملازمت ہی پر محدود نہین ہے بلکہ تمام مسلمانون کی تعلیمی اور تمدنی حالت مین تبدیلی پیدا کرنے والا ہے اور اس لیے ضرور ہے کہ تمام بالائے ہندوستان کے مسلمانون کی ایک پبلک ریپرزینٹیٹو میٹنگ بلائی جاوے اور صرف اسی صوبہ کے مسلمانون پر وہ محدود نہ رکھی جاوے اس لیئے مین مفصلہ ذیل رزولیوشن پیش کرتا ہون۔

رزولیوشن نمبر ۳

،، بالاتفاق یہ امر قرار پایا کہ نواب محسن الملک بہادر سے درخواست کیجاوے کہ وہ شمالی ہندوستان کے مسلمانون کی ایک پبلک ریپرزینٹیٹو میٹنگ اوسوقت اور اوس مقام پر منعقد ہونے کا انتظام کرین جسکا تعین من بعد کیا جاوے گا تاکہ اوس میٹنگ مین گورنمنٹ کے اوس رزولیوشن پر جو زیر بحث ہے غور کیا جاوے اور گورنمنٹ مین پیش کرنیکے لیے ایک متفقہ میموریل و عرضداشت تیار کیجاوے ،،

نواب لطف علیخان صاحب پریسیڈنٹ نے اسکی تائید کی اور بالاتفاق منظور ہوا۔

چوتھا رزولیوشن صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب نے پیش کیا۔ اور پیش کرتے وقت کہا کہ اس رزولیوشن کی یہ غرض ہے کہ ہمارا میموریل جو بھیجا جاوے اوسمین گورنمنٹ پر یہ واضح کر دیا جائے کہ ہمکو اس رزولیوشن کے سمجھنے مین کوئی غلط فہمی نہین ہوئی۔ ہم سمجھتے ہین کہ گورنمنٹ نے زبان کو نہین بدلا وہ صرف اہل معاملہ کو مجاز کرتی ہے کہ چاہے وہ اپنا استغاثہ ناگری مین پیش کرے خواہ اُردو مین۔ اور ہماری مخالفت اسی پر مبنی ہوگی اس لیے مین یہ رزولیوشن پیش کرتا ہون۔

رزولیوشن نمبر ۴

"بالاتفاق یہ قرار پایا کہ گورنمنٹ رزولیوشن جو اسوقت زیر بحث ہے اوسکے متعلق یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ عدالتون کی زبان تبدیل نہین کرتا اور نہ حکماً ہندی طرز تحریر کو عام دفاتر مین جاری کرنے کے لیے مجبور کرتا ہے بلکہ صرف اہل معاملہ اور پبلک کو مجاز کرتا ہے کہ وہ سرکاری معاملات مین بجائے اُردو حروف جو کہ آجکل عدالتونمین عام طور پر مروج ہین ہندی یعنی ناگری حروف استعمال کرے"

اسکی تائید مولوی بہادر علی صاحب نے کی اور بالاتفاق منظور ہوا۔

پانچوان رزولیوشن نواب محسن الملک بہادر نے پیش کیا اور پیش کرتے وقت یہ گفتگو کی۔ ہم تمام مسلمانون کو اسبات کا یقین ہے کہ حکومت برطانیہ سے

بڑہکر کوئی اور ایسی سلطنت نہین ہے جو اپنی رعایا کی بہبودی اور فلاح اور ترقی کی خواہان ہو۔ اور جسے سوا رعایا کی بہلائی کے کوئی دوسری بات پیش نظر ہو۔ سو برس کے تجربہ نے ہمکو گورنمنٹ کی انصاف اور بے طرفدارانہ کارروائی پر یقین دلادیا ہے اور ہم صدق دل سے اسبات کا یقین رکہتے ہین کہ کسی کارروائی مین گورنمنٹ کو نہ خود غرضی کا خیال ہوتا ہے نہ کسی خاص فریق کی حمایت اور طرفداری منظور ہوتی ہے۔ مگر چونکہ وہ حکمران ہے ایک ایسے ملک پر جسمین مختلف قوم۔ مختلف مذہب۔ مختلف فرقے آباد ہین اور جنکی خواہشین اور تمنائین مختلف ہین اسیلیے یہ بات قوت بشری سے خارج ہے کہ اس گورنمنٹ کے احکام سب ایسے ہون جس سے کسی خاص فرقہ کو اپنے خیالات اور اپنے حالات کے لحاظ سے شکایت پیدا نہو۔ اور سب مختلف فرقے اون احکام کو اپنی خواہشون کے مطابق پائین۔ یہ رزولیوشن بہی جو گورنمنٹ نے جاری کیا ہے ایسا ہی ہے کہ ہم مسلمانون کو اسکی شکایت ہے اور ہم اوسمین اپنا نقصان دیکھتے ہین اور ہم اوسپر اعتراض کرنے پر آمادہ ہین مگر ہم سب کو ایک لحظہ کے لیے بہی نہ اپنے دلمین کوئی ایسا خیال لانا چاہیئے نہ تحریر و تقریر مین کوئی ایسی بات ہماری قلم اور زبان سے نکلنی چاہیئے جسمین بظاہر کچہہ بہی گورنمنٹ سے بیدلی یا ناراضگی کی بو آتی ہو یا اوس حُسنِ عقیدت اور وفاداری مین جس سے ہمارے دل بہرے ہوئے ہین کچہہ بہی فرق پیدا ہوتا معلوم ہو یا گورنمنٹ کی نیک نیتی مین کچہہ بہی شبہہ گذرنے کا

کسی کو خیال ہوا سلیے مین مفصلہ ذیل رزولیوشن پیش کرتا ہون۔

رزولیوشن نمبر ۵

بالاتفاق یہ امر قرار پایا کہ دربارہ اوس نکتہ چینی سکے جو گورنمنٹ رزولیوشن زیر بحث کے متعلق ہو کوئی ایسا مباحثہ یا استدلال یا بیان جایز نہ رکھا جاوے جس سے سلطنت برطانیہ کی طرف سے بے دلی پیدا ہو یا وسکے سیلے لوث اور فیاضانہ مقاصد اور ارادون کی نسبت شک وشبہ کی بو آتی ہو۔

اسکی تائید نواب لطف علی خان صاحب پریسیڈنٹ اور نادر علی صاحب مختار میرٹھ اور چودہری علی مردان خان صاحب نے کی اور بالاتفاق پاس ہوا۔

چھٹا رزولیوشن۔ سرفراز خان صاحب وکیل نے پیش کیا اور میر عاشق علی صاحب رئیس جلالی نے اسکی تائید کی اور بالاتفاق پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۶

بالاتفاق یہ قرار پایا کہ عام پیرایہ اوس درخواست یا میموریل یا دیگر ریپریزنٹیشن کا جو اس مسئلہ کے متعلق گورنمنٹ کی خدمت مین بہیجا جاوے صرف مسلمانون کے ذاتی فوائد واغراض کے تحفظ پر بحیثیت ہوتے جان نثار رعایا سے سرکار برطانیہ کے مبنی ہونا چاہیئے۔ اور اسبات کا خاص لحاظ رکھا جاوے کہ ملکہ معظمہ کی ہندو رعایا (جنکے ساتھ مسلمان صدیون کے ارتباط کی وجہہ سے بطور دوستون اور ہمسایون کے مل جل گیے ہین) کے خاص فوائد واغراض کے برخلاف کسی قسم کی حملہ آوری نہو

اور نیز کوئی خصومت انگیز مباحثے جن سے قومی یا مذہبی جھگڑے مابین ہند و و مسلمان رعایاے ملکہ معظمہ کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو جایز نہ رکھے جائین -

ساتوان رزولیوشن نواب محسن الملک بہادر نے پیش کیا اور پیش کرتے وقت مفصلہ ذیل تقریر کی جو رزولیوشن مین پیش کرتا ہون وہ ایسا صاف اور سچا ہے کہ کوئی شخص اوس سے انکار نہین کرسکتا - اُردو زبان نہ عربون کی ہے نہ ایرانیون کی نہ ترکون کی نہ یہہ اصلی زبان مسلمانون کی ہے - نہ اونہون نے بزور حکومت اسے جاری کیا - بلکہ یہ زبان اوس ارتباط اور اختلاط کا نتیجہ ہے جو ہندو اور مسلمانون مین پیدا ہوگیا تھا اور تجارتی اور تمدنی اور روزمرہ کی ضروریات نے اس زبان کو پیدا کیا تھا - یہ زبان درحقیقت پیداوار اسی ملک کی ہے اور یہین اوس نے نشو و نما پایا ہے اور ہندو اور مسلمان دونون نے اوسے ترقی دی ہے اور دونون نے اسکو اپنی زبان قرار دیا ہے اس لیے یہ زبان نہ مسلمانون کی جابرانہ حکومت کی یادگار ہے نہ اونکے سطوت و جلال کی نشانی ہے - مجھے حیرت ہے کہ کیون دوسرا فریق اسے مسلمانون کی زبان سمجھکر اب نفرت ظاہر کرتا اور اسکے بدلے پورانی مردہ زبان جاری کرنے کی خواہش رکھتا ہے حروف بھی جو استعمال کیے جاتے ہین - وہ بھی سب خاص عربی نہین ہین اوسمین بھی فارسی اور ہندی کے حروف مل جل گئے ہین - اور جو رسم خط جاری ہے اوسکا درباری اور سرکاری اور تجارتی بھی معاملات مین رواج نہین ہے بلکہ ہمارے ہموطن بھائی ہندؤن نے اوسے اپنی

خانگی تحریرات مین بہی جاری کر رکہا ہے - اور ہندؤن کی اکثر ریاستون سنے بہی اسیکو کورٹ کیرکٹر یعنی سرکاری تحریرات مین پسند کیا ہے - اور یہ وہ زبان اور خط ہے جسکو اس بات کا شرف حاصل ہے کہ ہماری ملکہ معظمہ قیصر ہند و فرمانروا ے انگلستان نے ہندوستان کی دیگر زبانون اور دیگر حروف کی بہ نسبت اسی زبان اور اسی خط کو پسند کیا اور اُسے سیکہا ہے - اور ابہی مینے اخبار مین دیکہا ہے کہ لیڈی نارتھ کورٹ صاحبہ گورنر بمبئی کی خاتون نے اسی زبان اور اسی خط کو سیکہنا شروع کیا ہے باوجودیکہ بمبئی مین مرہٹی اور گجراتی زبان عموماً جاری ہے اور وہی وہان کی سرکاری زبان اور سرکاری خط ہے اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اُردو زبان اور فارسی خط عام اور مشترک سارے ہندوستان کا ہے اور جیسا کہ مین ابہی بیان کر چکا ہون یہ ایک زندہ یادگار اوس میل جول کی ہے جو پچہلے زمانہ مین ہندو اور مسلمانون کے باہم تہا - اس لیے مین یہ رزولیوشن پیش کرتا ہون -

رزولیوشن نمبر

بالاتفاق یہ امر قرار پایا کہ زبان اُردو اور اوسکا رسم الخط نہ مسلمانون کی جابرانہ حکومت کی یادگار ہے نہ اونکے تحکمانہ انتظام کی نشانی بلکہ درحقیقت یہ ایک زندہ یادگار اوس میل جول کی ہے جو مسلمانون کی عظمت اور حکومت کے زمانہ مین باہم ہندو اور مسلمانون کے پیدا ہو گیا تہا اور نمایان تصویر اوس صورت کی ہے جو اوس لیٹریچر نے دونون قومون کی ملی جلی تہذیب سے اختیار کر لی تہی -

محمد یوسف خان صاحب رئیس بوڑہانسی ضلع علیگڈھ نے اس رزولیوشن کی تائید کی اور فرمایا کہ یہ کہنا کہ اُردو مسلمان فاتحون کی زبان ہے ایک بڑی غلطی ہے حقیقت مین اُردو ہندوستان کی زائیدہ یا فاتح و مفتوح قوم کی یا مختلف ہندوستان کے اقوام کی ایک سلطنت مین باہم ارتباط کے تخم کا ایک سرسبز پودہ ہے دونون نے ہندوستان مین نشوونما پایا ہے اور ہم نے اُردو مین پرورش پائی ہے - اُردو نے ہندوستان مین باہمی تمدنی تجارتی سرسبزی پیدا کردی ہے - اُردو نے باہم مغائرت کی روک و آڑ کو ہٹا کر ہندوستان کو قربت کے رشتہ مین ایک کردیا ہے ہندوستان کے ہر ایک صوبہ کی اصلی زبان مین اُردو الفاظ اور کھڑی زبان مین اُردو کے فقرے ہر ایک فرقے مین پائے جاتے ہین - اردو کی خصوصیت اور عام قبولیت اس سے ثابت ہے کہ ہندوستان کے ہر ایک گوشہ اور رقبہ مین اُردو بلا تامل سمجھی جاتی ہے - اُردو کو شہر کے باشندے اور خانہ بدوش فرقے ایک ہی طرح بلا تکلف سمجھ سکتے ہین -

زبان اُردو کا فارسی حرفون مین تحریر کرنا بھی لازمی امر ہے اور وہ ابتک تین سو برس سے قبول کیا گیا ہے اور موجودہ اُردو کا رسم خط عربی اور کابل کی فارسی و پشتو کے رسم خط سے جدا ہے - اُردو تحریر و سیاق مین ایسی سہولیت و پختگی ہے کہ کوئی ضرورت زیر زبر یا ماترے کی نہین ہے - اُردو رسم خط مین ہر ایک زبان کے الفاظ بہت صحت سے لکھے پڑھے جاسکتے ہین - ایسے حرف جو مختلف

زبانون مین پائے جاتے ہین اور جنکا مخرج مختلف زبانونمین ہندوستان کی پایا
جاتا ہے اونکے واسطے ایسے حرف اُردو مین موجود ہین جو تھوڑے فرق سے
صحیح الفاظ اصلی زبان کی آواز مین پڑہے جاسکتے ہین۔

اسکی مثال ث ۔ س ۔ ص ۔ ذ ۔ ز ۔ ض ۔ ظ ۔ و ۔ ڈ ۔ ر ۔ ڑ ۔ ک ۔ ق سے
پائی جاتی ہے ۔ لیکن ناگری مین ۔ ج ۔ ز ۔ ض ۔ ظ کے مختلف مخرج کی
بجاے صرف ایک حرف جا ज ہے ۔ اور ث ۔ س ۔ ص کے بجاے
حرف سا स ہے ۔ سواے اسکے حرف ر ۔ ن ۔ ناگری خط مین بہت
جگہہ ایسے اشارہ مین ظاہر کیا جاتا ہے جو مثل اعراب یا ماترے کے تصور ہوسکتا
ہے اور زود نویسی مین وہ بھی متروک ہوجاتا ہے جسکو لکھکر مختلف الفاظ کے بولنے
مین کیسی نامناسب غلطی ہوسکتی ہے ۔ اسیواسطے ہندوستان نے خود
اُردو کو ایسے ہی اُردو رسم خط کے ساتھہ لازمی ہونا قبول کیا ہے جیسا کہ اب
رائج ہے اُردو رسم خط مین پرانی بہاشہ اور نئی انگلش زبان بہت صحت سے لکھی
جاسکتی ہے اور اوسکو صحت سے پڑہنا ممکن ہے ۔ لیکن ناگری مین اُردو فارسی
عربی انگریزی کے اکثر مخرج صحت سے لکھے جانے کو ہم تسلیم نہین کرسکتے ۔

انہین وجوہ سے دو سو برس تک مغلیہ گورنمنٹ نے اُردو کی ترقی کو روکنا
ملکی ضرورت کے مضر خیال کرکے اوسکو ترقی کرنے دیا ۔ اور اس امر کو خود ہندوستان
نے مفید قرار دیکر برٹش گورنمنٹ سے ۱۸۳۷ء مین استدعا کرکے صوبہ مغربی و شمالی

اور بنگال کی ملکی زبان تسلیم کراکے عدالت مین جاری کرنے کی استدعا کی ہی برٹش گورنمنٹ نے پورے غور کے بعد ہندوستان کے ان صوبون کی زبان ورسم خط اُردو کا ہونا تسلیم کیا ہے اور یہ اجلاس کونسل اوسکو عدالتی ضرورتامین واجبی قرار دیا ہے - ادہر ہندوستان مین اُردو کا دائرہ جس قدر وسعت کرگیا ہی اور جیسے کہ بے شمار تعلیم یافتہ لوگ اور خاصکر مسلمان اپنی اصلی زبان سے الگ ہوکر ہندوستانی اردو مین تعلیم پا چکے ہین اور بڑی محنت سے اپنا پروگرام (جسمین انگلش تمدنی و عربی مذہبی اور اُردو ملکی زبان شامل ہین) محدود دائرہ مین درست کر پایا ہے تو ہمکو ایک ایسی طرف توجہ دلائی جاتی ہے جس سے اپنی موجودہ ضروریات اور آیندہ کے اطمینان مین ایک صحیح خطرہ اور مایوسی نظر آتی ہے -

ہماری موجودہ عمر بلحاظ اتنی تربیت پانے کے کچھہ زاید چالیس سال کی خیال کیجا سکتی ہے - اس چالیس سال کی عمر کو شیرخوار بچون کی انقلابی ایسی حالت سے اگر مشابہ تسلیم کیا جاوے تو بیجا بھی نہین ہی - کہ کچھہ زمانہ دوسرے کی مدد سے غذا لینے کا اور کچھہ زمانہ بے فکری سے کھیلنے کا رہا ہے - تیسرا زمانہ سمجھنے اور طفل مکتب کی حیثیت مین بسر ہوا اب اس چوتھے دس برس مین جبکہ ہمنے قدم رکھا ہی اور اپنی آپ بغیر مدد دوسرے کے کام کرنیکی فکر کر رہے ہین اور اپنی گرہستی اور ضروریات کے جمع اور یکجا کرنیکی کوشش کر رہے ہین اور یہ وہ زمانہ ہی کہ مسٹر سید مرحوم کے اوستادانہ اور مربیانہ لکچرون نے ہمکو ہماری ضروریات سے خبردار ہونیکا ہوش دلا دیا ہے اور ہمنے اپنے تئین جن جھگڑون اور مشکلون مین پایا تھا اوسکے صاف کرنے اور آسان

راستہ پیدا کرنے مین کوشش کی ہے تو ایسی موجون سے ہماری کشتی کو جھوکے لگ رہے ہین جنکا مقابلہ کرنے کو ہماری طاقت کسی طرح موزون نہین ہے۔ ایک طرف ہمکو انگریزی تعلیم حاصل کرکے گورنمنٹ کی خدمت کے قابل بننا واجب ہے دوسری طرف ہمکو اپنے رسم و مذہب کے فرایض کے واسطے مذہبی زبان کا حاصل کرنا اور قایم رکھنا فرض ہے۔ اور ہم یقین کرتے ہین کہ اول کے بغیر ہم آدمی نہین ہوسکتے اور دوسرے کے بغیر ہماری نجات اور صلاحیت قومی غیر ممکن ہے اور ان دونون کو ساتھ لیکر اپنی برابر کی قومون کے مقابلہ مین آنز کا قایم رکھنا اور اپنے مساوی حق کو پانے کے واسطے دجبکہ ہماری قوم فلاکت زدہ حالت مین اور خالی جیب۔ اعلی تعلیم حاصل کرنے کو چل رہی ہے تو اوسمین ایسی ٹھوکرین لگنا اور ایسے تنگ رستے پیدا ہونا جو اس وقت پیش ہین نہ صرف ہمکو ہماری ترقی کی روک ہین بلکہ ہماری آیندہ کی امیدون اور بھروسہ کو سخت صدمہ دینے والے منظر ہین ہمنے اپنی قوم کو پہلے دس برس تک گورنمنٹ کی تعلیم سے نفرت اور اندیشناک حالت مین دیکھا ہے دوسرے دس برس مین سر سید کے مساعی جمیلہ کی لگاتار کوشش اس طرف مائل کرنے مین رہی اور اب جبکہ ہم آمادہ ہوئے تو دس برس سے ہمارے لیڈر و رہبر ہمارا رستہ سلجھانے مین لگاتار مصروف ہین اونکی مسلسل غور و خوض کی یادداشت ایجوکیشنل رپورٹ مین اپکو بتا رہی ہے کہ مسلمانون کی تعلیم مین کس قدر دشواریان ہین جنکو طے کرکے ایک اگر یجویٹ اس قابل ہوسکتا ہے کہ امتحان دینے کے اسٹیج پر

نظر پڑے۔ اس امر کی وضاحت اسال کی کانفرنس کے موقع پر آنریبل مسٹر جسٹس امیر علی جج ہائی کورٹ و پریسیڈنٹ ایجوکیشنل کانفرنس کلکتہ نے چند صفحون کی اسپیچ مین مدلل بیان کیا - ہم گورنمنٹ کے عاجز و ناچیز فرزند ہمیشہ اس امر کے متوقع رہے ہین کہ ہمارے لیے مغربی علم مین ایسا سہولیت کا طریقہ پیدا کرے جسمین باسانی اپنا مذہبی علم لیکر سہو پہنچ سکین اور اس طرح گورنمنٹ ہمکو بغیر مذہبی نقصان کے ایک لایق مہذب وکار آمد رعایا بنا وے۔ ہمکو معلوم ہے اور ہم مشکور ہین کہ گورنمنٹ نے اسمین ضروری ہماری دستگیری کی ہے اور رہبری کی ہے اور ایسے ایسے رزولیوشن نافذ فرمائے ہین جن سے سرکاری اسکولون مین رہکر ہمارے بچون کو مذہبی تعلیم کا بھی موقعہ ملے۔ اس طرح کی کوششون اور ایسی تدبیرون سے جس سے ہماری قومی تعلیم کے روز بروز وسایل مغرب کی ترقی کے قریب ہوتے جاتے ہین۔ ایسے وقت مین ایسی صدائین جو ہمارے تئین ہماری بوجھون سے بجاے کسی ایک کم ہونے کے یعنی اُردو عربی اور انگریزی کے اوپر خط ناگری کا واجباً ملازمت مین مشروط ہونا یہ ایک نہوش آیند امیدون کو پژمردہ کر رہا ہے اور ہم اپنی رفتار کو اولٹی چال پر مایوسی سے دیکھ رہے ہین مین نہین جانتا یہ خیال کہ دیونا گری ملکی خط یا مجاریٹ کی خواہش ہے کہان تک وقعت رکھتا ہے؟ مین دیکھتا ہون کہ اس عرصہ مین ادن ریاستون کی گورنمنٹون نے جنپر کوئی حق اُردو کا نہین بتایا جا سکتا ہے صرف ملک کی خواہش کے غلبہ سے بجاے ناگری یا فارسی کے اردو کو تسلیم ہی نہین کیا ہے بلکہ آج سے بہت پہلے

اپنے دفترون کو اُردو کردیا ہے دیکھو ہمارے صوبہ کی ماتحت ریاستونمین ریاست گوالیار[1] - بجے پور[2] - بھرتپور[3] - کوٹہ[4] - جہالاوار[5] - جاورہ[6] - بھوپال[7] - ٹونک[8] اور بعض دیگر ریاستون نے اپنے دفتر کو بجائے فارسی و ناگری کے اُردو زبان اور اُردو خط مین پورے طور پر جاری کردیا ہے اور اس خواہش ملکی مین کوئی وجہہ قومی یا مذہبی مانع نہین ہوئی ہے - اور جو دو ایک ریاستین باقی ہین وہ اس تجویز پر غور کر رہی ہین کہ اپنے دفترونکو بجائے ناگری کے اُردو کردین - ہم نہین جانتے کہ ہماری گورنمنٹ کے مشیرون نے بجائے انگریزی ترقی کے اور اوسکی ترغیب و آسانی کے موجودہ رفتار کو اولٹے راستہ پر جو ایک مدت سے پیچھے ہے پھر واپس کرنے کی تجویز کیون کی ہی؟ ہم کسیطرح مشرقی ترقی اور مُردہ علوم کے حاصل کرنے کے خواہشمند نہین ہین ہم گورنمنٹ سے عاجزانہ فرزندانہ حق کی وجہہ سے پکار کر کہتے ہین کہ ہم نیو جنٹلمین بننا چاہتے ہین ہمکو گورنمنٹ نہ مسلمان بنانے کی ذمہ داری لیوے اور نہ ہمکو ہندو بنانا چاہیے - ہمکو وہی علم سکھاوے جو ایک شایستہ رعایا اور کار آمد جنٹلمین کو حاصل کرنا واجب ہے -

میرے لیے فصیح اور بلیغ الفاظ نہین جو مین معزز محرک صاحب کی تائید مین ایسے پیش کرسکون جو اونکی عالمانہ تقریر کے ہم پلہ ہون نہ مین اون مطالب اور تاریخی حالات سے اوسقدر واقف ہو سکتا ہون جیسا اونکی عالمانہ اسپیچ مین ظاہر کیگئی ہین اسواسطے مین اپنی ناچیز گفتگو کو صرف اس فقرہ پر ختم کرتا ہون کہ مین رزولیوشن کی ہر ایک لفظ کی تائید کرنیکو حاضر ہوا ہون اور مین توقع کرتا ہون کہ تمام حاضرین اس معزز اور جامع رزولیوشن سے اتفاق کرینگے -

منشی نادر علی صاحب نے بہی اسکی تائید کی اور رزولیوشن مذکورہ بالا باتفاق منظور ہوا -

آٹھوان رزولیوشن تھیوڈور مارسین صاحب نے پیش کیا اور پیش کرتے وقت اپنی اوس یادداشت کا کچھہ خلاصہ بیان کیا جو اس مسئلہ کے متعلق اونہون نے لکھی تھی اور جسکا ترجمہ اخیر مین اس روئداد کے شامل ہے۔

رزولیوشن نمبر ۸

اس جلسہ کی راے مین ان صوبہ جات کا لٹریچر یعنی علم ادب اُردو زبان مین محفوظ اور محدود ہے ناگری وکیتھی اور ہندی تحریر کے دیگر ذریعے عموماً حسابات رکہنے اور چھوٹی چھوٹی یادداشتین لکھنے مین مستعمل ہوتے ہین لیکن علمی خیالات کے اظہار مین اسقدر استعمال نہین کئے جاتے جتنے اُردو حروف تمام پڑھے لکھے لوگ جسمین ہندو اور مسلمان دونون شامل ہین۔ ذہنی خیالات اُردو زبان مین ظاہر کرنے کے عادی ہوگئے ہین اور نئی طرز تحریر جاری کرنیسے جس سے زیادہ تعداد خواندہ لوگون کی ناآشنا ہے سخت دقت ہوگی۔ اور اس جلسہ کی راے مین گورنمنٹ کے رزولیوشن زیر بحث کا یہہ اثر ہوگا کہ لکھنے پڑہنے والی جماعت کے درحقیقت دو علحدہ اور ناآشنا فریق بنکر اوس فائدے سے محروم ہوجائینگے جو ایک مشترک زبان اور خط سے اونکو اچھی طرح حاصل ہونے لگے تھے۔

شیخ عبداللہ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل علیگڈھ نے اسکی تائید کی اور تائید کرتے وقت یہہ کہا کہ مجھے اس رزولیوشن کی نسبت کچھہ زیادہ بیان کی ضرورت نہین معلوم ہوتی۔ جو کچھہ دلائل اور خیالات مسٹر مارسین نے بیان کیے

گئے وہ کافی ہین - مین صرف چند الفاظ اُنکی تائید مین عرض کرنا چاہتا ہون -
رزرولیوشن کا مطلب یہ ہے کہ صوبہ ممالک مغربی وشمالی واوودھ کے باشندگان
کا لٹریچر یعنی کتابی علم اردو زبان ہی مین محفوظ اور محدود ہے - یہ صرف ہمارا دعوی ہی
نہین بلکہ اصلی واقعات اور حالات سے اسکی تصدیق اور تائید ہوتی ہے - اسوقت
میرے پاس ایک ہندو مطبع کی دو فہرستین موجود ہین ایک بزبان ناگری اور دوسری
بزبان اُردو - ناگری فہرست مین زیادہ تر کتابین ہندو مذہب کے متعلق ہین اور
کچھ نجوم کی کتابین اور چند ناول وغیرہ لیکن لٹریچر ایک بہت بڑی وسیع چیز ہے
اسمین علم ادب - تاریخ - جغرافیہ - فلسفہ - سائنس وغیرہ سب علوم و فنون شامل
ہین یعنے وہ کل علم جو کتابون مین درج ہوتا ہے یہان ہماری اوس سے مراد
ہے - پس صرف مذہبی کتابین یا نجوم کی کتابین یا چند ناول کسی لٹریچر کے دائرے
کو ختم نہین کر سکتے - برخلاف ناگری فہرست کے وہ فہرست جو اُردو حروف مین
مرے پاس ہے اسمین ہر علم اور فن کی کتابین ملتی ہین حتی کہ ۱۶ کتابین متعلق
مذہب اہل ہنود کی بھی اوس مین موجود ہین - پس یہ امر بالکل محقق ہے کہ اس
ملک کا لٹریچر سوائے اُردو زبان کے اور کسی زبان مین نہین ملتا - شاید کسی کو
یہ خیال ہو کہ یہ لٹریچر صرف مسلمانون ہی کا ہے - ہندون کا نہین - اگر ہندو
صاحبان اُردو کو اپنی لٹریری زبان نخیال کرتے تو اپنے مذہب کی کتابین اوس
زبان مین کیسے تحریر کرتے اور اگر اونہون نے اس زبان کو اسقدر خصوصیت

وہی نہ ہے کہ وہ اپنی مذہبی کتابون کو بھی اسی زبان مین لکھتے اور پڑھتے ہین تو پھر اونکو کیا اور فنون کی کتابین پڑھنے مین کچھ اعتراض ہو سکتا ہے ۔ آپ جا کر کسی ایسے ہندو صاحب کے مکان پر جو ہندی اور اُردو دونون جانتے ہون ۔ دیکھ سکتے ہین کہ اُنکی ہندی کی الماری مین سوا چند مذہبی کتابون کے اور کوئی کتاب نہ ہوگی اور برخلاف اسکے اُنکی اُردو لائبریری مین ہر فن کی کتابین ملین گی ۔ آپ جا کر ہندو صاحبان کی قومی جلسون مین سنئے کہ وہ کس زبان مین لکچر دیتے ہین اور وہ کس زبان مین لکھے جاتے ہین اور لکچرون اور مضامین کے مجموعے کس زبان مین تیار ہوتے ہین ۔ جو صاحبان ہندی اور اُردو دونون جانتے ہین وہ خط و کتابت کس زبان مین کرتے ہین اُردو زبان ہندو صاحبان کی اور نیز مسلمانون کی یکسان لٹریری زبان ہے ۔ ہندو صاحبان کی تصنیف بھی اعلی سے اعلی نظم اور نثر مین کتابین موجود ہین اور نیز مسلمانون کی تصنیف کی ہوئی بھی بہتیری کتابین موجود ہین ۔

کسی ملک کے باشندون مین کبھی پورا اتفاق اور اتحاد پیدا نہین ہو سکتا جبتک اونکی زبان اور لٹریچر ایک نہ ہون ۔ مختلف زبان اور مختلف لٹریچر ہونے سے نفاق اور عداوت بڑھتی ہے ۔ موجودہ رزولیوشن مین بڑے سے بڑا اگر کوئی نقص ہے تو وہ یہی ہے کہ اوسکی وجہ سے آج دو مختلف لٹریچر اور دو مختلف زبانون کی بنیاد پڑتی ہے ۔ ملک دو نہایت ہی ضرر رسان اور تکلیف دہ حصون پر منقسم

ہو رہا ہے۔ اس تقسیم کو صرف مسلمانون کو ہی اندیشے کی نگاہ سے نہین دیکھنا چاہیے بلکہ اسکی نسبت ہندو صاحبان کو بھی پورا خیال کرنا چاہیے اور گو نہ مجکو پیشگوئی کا علم ہے اور نہ دعوی لیکن جو واقعات اور حالات اقوام کے گذشتہ زمانہ کی تاریخ نے ہمارے سامنے پیش کئے ہین اونکے لحاظ سے مین کہہ سکتا ہون کہ اس آنے والی لٹریری اختلاف سے گورنمنٹ کی مشکلات اُن دقتون سے بدرجہا بڑھ جاوینگی جو فرض کر لی گئی ہین کہ ایک ناگری دان مقدمہ باز کو عدالتون مین ہوتی ہین۔

حافظ عبدالرحیم صاحب وکیل نے بھی اسکی تائید کی اور رزولیوشن بالاتفاق منظور ہوا۔

نوان رزولیوشن تھیوڈور مارین صاحب نے پیش کیا اور اوس کے متعلق مختصر گفتگو کی۔

رزولیوشن نمبر ۹

بالاتفاق یہ قرار پایا کہ علاوہ ممالک مغربی و شمالی واودھ کے اردو دیگر صوبہ جات کی بھی خصوصاً پنجاب کی علمی زبان ہے۔ اور پنجاب اور دیگر ممالک کی اکثر ریاستون کی زبان بھی اردو ہی ہے اور تمام کارروائی اردو ہی مین جاری ہے اور یہ کہ صرف یہی ایک زبان ہے جسکی نسبت امید کیجاتی ہے کہ تمام بالائے ہندوستان کی علمی زبان ہو جاویگی لیکن رزولیوشن گورنمنٹ زیر بحث کے اثر سے ایک نیا طرز تحریر پیدا ہو جاویگا اور پڑھنے لکھنے والا گروہ دو علحدہ اور نا آشنا

فرقون مین تقسیم ہوجاوے گا۔ (جیسا کہ رزولیوشن نمبر ۸ مین ذکر ہوا) اور ایسی حالت مین کم از کم ایک حصہ تعلیم یافتہ باشندگان صوبہ ممالک مغربی و شمالی کا ایک وسیع اور ترقی پذیر لٹریچر کے فوائد سے محروم ہوجاویگا اور غیر ترقی یافتہ اور مقامی لٹریچر تک محدود رہیگا۔ اور بالائے ہندوستان کے لٹریچر کو اس سے وہ ضرر پہونچیگا جو ان صوبہ جات کی حدود سے باہر تک محسوس ہوگا۔

حاجی مصطفےٰ خانصاحب نے یہ ترمیم پیش کی کہ رزولیوشن مین یہ الفاظ بھی ایزاد کردئے جاوین کہ پنجاب اور دیگر ممالک کی اکثر ریاستون کی زبان بھی اُردو ہی ہو اور تمام کارروائی اُردو ہی مین جاری ہے۔

مولوی رفیع الدین صاحب وکیل علیگڈہ نے اسکی تائید کی اور رزولیوشن بالاتفاق منظور ہوا۔

دسوان رزولیوشن مولوی بہادر علی صاحب۔ ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی وکیل علیگڈہ نے پیش کیا اور پیش کرتے وقت فرمایا کہ ہماری بدقسمتی ہے کہ بلا اطلاع مسلمانون کے یہ رزولیوشن گورنمنٹ نے نافذ کردیا اور کوئی موقع ہمکو اسکے متعلق غور کرنے کا نہین دیا۔ رزولیوشن زیر بحث مین یہ صاف صاف بیان کیا گیا ہے کہ کوئی شخص دفاتر سرکاری مین نوکری نہین پاسکتا جب تک کہ وہ اُردو اور ہندی روانی کیساتھ لکھہ پڑھ نہ سکتا ہو۔

مسلمان چونکہ اسوقت ہندی بالکل نہین جانتے اسلئے ہندی روانی سے

ساتھ لکھنے پڑھنے کی مہارت ایک عرصہ کے بعد پیدا ہوگی جس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ قومین جو کہ مسلمانون سے اب بھی زیادہ اُردو اور ہندی دونون آسانی کے ساتھ لکھ پڑھ سکتی ہین کسقدر آگے بڑھ جائینگی - جہانتک گورنمنٹ رزولیوشن کے نتایج پر غور اور خیال کیا جاتا ہے وہ مسلمانون کے لئے ہر طرح پر نقصان دہ اور دیگر لوگون کے لیے بھی کم فائدہ بخش ثابت ہوتا ہے کیونکہ سینے پائونیر مین بھی اسکے متعلق ایک مضمون دیکھا جسمین وہ لکھتا ہے کہ "ایک فوری اثر منجملہ اون بہت سے نقصانون کے جو کہ مسلمانون کو برداشت کرنا پڑینگے یہ ہوگا کہ بہت سے عرائض نویس معطل ہوجاوینگے" پس مین یہ رزولیوشن پیش کرتا ہون -

رزولیوشن نمبر ۱

بالاتفاق یہ امر قرار پایا کہ فوری اور ناگہانی نفاذ گورنمنٹ رزولیوشن زیر بحث نے تمام مسلمانون کو حیرت زدہ کر دیا ہے اور اونکی توقعات کو گورنمنٹ کی ملازمت حاصل کرنے کے متعلق سخت ضرر پہونچنے کا خوف پیدا کر دیا ہے - اور اگر ان قواعد پر جو اس رزولیوشن مین درج ہین - فوری عملدرآمد ہوا تو اوسکا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ گورنمنٹ کی ملازمت حاصل کرنے مین بحیثیت عملہ کے مسلمان قریبًا کل کے محروم ہوجاوینگے -

شیخ عمر علی صاحب رئیس میرٹھ اور حاجی محمد موسیٰ خانصاحب رئیس دتاولی نے اسکی

تائید کی اور رزولیوشن بالاتفاق منظور ہوا۔

گیارہوان رزولیوشن مولوی رفیع الدین صاحب وکیل علیگڈہ نے پیش کیا اور اوس کی تائید حاجی یوسف خانصاحب رئیس وتاولی نے کی اور بالاتفاق پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۱۱

" یہ امر بالاتفاق قرار پایا کہ جو طریقہ اردو کی تحریر کا فارسی حرفون مین ایک زمانہ دراز سے ابتک جاری ہے اور جسکے ہندو اور مسلمان دونون اچھی طرح عادی اور جس سے دونون فریق بخوبی مانوس ہوگئے ہین وہ کسی نہج سے عملی طور پر نہ سرکاری دفاتر مین جہانکہ تمام عرائض اور دیگر سرکاری کاغذات اور درخواستین ہندو مسلمانون کی طرف سے پیش ہوتی ہین اور نہ دیگر انتظامی معاملات مین جنکو گورنمنٹ اور ہندو مسلمان رعایا سے تعلق ہے اور نہ دونون فریق کے باہمی خانگی تعلقات کی تحریرات مین ضرر رسان ثابت ہوا ہے جسکی وجہ سے اس موجودہ طرز تحریر کا تبدیل کرنا قرین مصلحت سمجہا جاوے "

بارہوان رزولیوشن شیخ عبداللہ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی نے پیش کیا اور پیش کرتے وقت اسکی تائید مین یہہ فرمایا۔

حضرات صوبہ ممالک مغربی وشمالی واودہ کی آبادی از روی گذشتہ مردم شماری پونے پانچ کروڑ کی ہے۔ اس تعداد مین زن ومرد سب شامل ہین۔ منجملہ اس

تعداد کے صرف تخمیناً تیرہ لاکھ آدمی ایسے ہین جو خواندہ ہین - باقی چار کروڑ ساٹھ لاکھ آدمی جاہل ہین اب ان چار کروڑ ساٹھ لاکھ بندگان خدا کو اس سے کچھ مطلب نہین کہ اُردو حروف ہون یا ہندی - فارسی حروف ہون یا انگریزی - وہ ہر حالت مین دوسرون کے محتاج ہین - اب رہے وہ تیرہ لاکھ جو پڑھے لکھے ہین - انمین سے ایک بڑی تعداد ملازمت پیشہ لوگون کی ہے جنکے اول تو مقدمات بہت ہی کم ہوتے ہین اور دوسرے وہ سب کے سب اُردو دان ہین - اب رہے وہ لوگ جو پڑھے لکھے ہین لیکن ملازمت پیشہ نہین - اُنمین سے ایک کثیر تعداد اردو والون کی ہے اور اسیقدر تعداد کے لوگ اُردو اور ناگری دونون حروف جانتے ہین - اب رہے وہ لوگ جو خالص ناگری دان ہین - اُنمین سے بڑی تعداد پٹواریون کی ہے جو سرکاری مدارس مین پڑھکر سرکار کی طرف سے دیہات مین ملازمت کرتے ہین - ان لوگون کو اول تو مقدمات سے کچھ غرض نہین کیونکہ یہ لوگ عموماً نہایت ہی غریب اور نادار ہوتے ہین - مقدمہ بازی کیا کرینگے اور دوسرے انمین سے بہی لوگ اکثر اُردو بوجہ عدالتی ضرورت کے حاصل کرلیتے ہین - دوسرے خالص ناگری والون کا وہ گروہ ہے جو برہمن تیرتھون پر رہتے ہین اور جو لوگون کے نسب نامے اور شجرے لکہا کرتے ہین - یہ گروہ بہی بوجہ کمی بضاعت کے مقدمہ بازی کی زحمتون سے محفوظ ہے - اب رہا وہ نہایت ہی قلیل گروہ کاشتکارون اور زمینداروں کا جو ناگری کی حروف شناسی

شناسی سے واقف ہین اور جو بچپن ہین ناگری کو بطور اپنے مذہبی زبان
کے گیتا وغیرہ مذہبی کتابون کے پاٹھ کی غرض سے اسی طرح پڑھ لیتے ہین
جیسے مسلمان قرآن پڑھنے کے لئے بچپن ہین عموماً عربی کا قاعدہ پڑھا کرتے ہین - اب
دیکھنا یہ ہے کہ کیا اس نہایت ہی قلیل تعداد زمیندار اور کاشتکار ناگری دانون
کو اس رزولیوشن سے کوئی عملی فائدہ پہونچ سکتا ہے - اگر کوئی اس کو ثابت
کردے تو ہم انصافاً مجبور ہونگے کہ خاموشی اختیار کرین لیکن ہمکو رنج اور افسوس
اس بات کا ہے کہ دراصل یہ گروہ بھی کسی طرح اس رزولیوشن سے فائدہ
نہین اٹھا سکتا - فرض کر لیجئے کہ ایک زمیندار یا کاشتکار کو کوئی مقدمہ دائر کرنا ہے
یا درخواست دینا ہے اور وہ خود ناگری جانتا ہے تو کیا وہ خود اپنا عرضی دعویٰ
یا درخواست تیار کر سکتا ہے - کیا اوسکو وکیل یا عرضی نویس کے پاس جانے کی
ضرورت نہ پڑے گی - کیا اسمین اسکی سب مشکلات حل ہو جائینگی کہ وہ بجائے ایک
اردو دان وکیل یا عرضی نویس کے ایک ہندی دان وکیل یا عرضی نویس کے پاس
جا کر اپنے کاغذات مرتب کرائے - آپ حضرات مین سے اکثر صاحبان عربی
فارسی اور اردو کے ماہر ہین اور آپ مین ایسے صاحبان بھی موجود ہین جو تصنیف
اور تالیف کی پوری قدرت رکھتے ہین - اب آپ ہی فرمائیے کہ جب کوئی عدالتی
کام آپ کو پڑتا ہے تو آپ اپنی اردو دانی سے کیا فائدہ اٹھاتے ہین - کیا کوئی
کہہ سکتا ہے کہ اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم یافتہ آدمی عدالت کی کوئی کارروائی بلا مدد اہل

پیشہ لوگون سے کر سکتا ہے۔ ایک درخواست تک کوئی اپنے ہاتھہ سے لکھہ کر پیش نہین کرتا۔ ذرا ذرا سی بات مین قانون پیشہ لوگون سے مدد لی جاتی ہے اور اپنی اُردو دانی یا ناگری خوانی یا انگریزی دانی پر کبھی کوئی اہل معاملہ بھروسہ نہین کرتا۔ پس اگر ہم یہ دریافت کرین کہ براے خدا ہمکو وہ آرام اور سہولیت بتادی جاوے جو ایک ناگری دان کو عدالتی کاروبار مین بوجہ اپنے ناگری حروف کے حاصل ہوگی تو ہمکو حق حاصل ہے کیا ایک اُردو دان وکیل یا عرضی نویس ایک ناگری دان موکل کا کام اُس قابلیت اور ایمانداری سے نہین کریگا جس سے ایک ناگری دان وکیل کریگا۔ کیا ابتک اہل معاملہ کو بوجہ اُردو کے وکیلون اور محررون کی کچھہ زیادہ فیس دینی پڑتی تھی جس سے اب اونکو نجات ملیگی۔ کیا کسی اُردو دان وکیل یا عرضی نویس نے کبھی کسی اہل معاملہ ناگری دان سے دغا بازی یا فریب سے کوئی کام کیا جسکی اب ناگری اصلاح کر دیگی۔ اگر ایسا ہوا ہے اور اسکا اندیشہ ہے تو اُن چار کروڑ ساٹھہ لاکھہ جاہلون کے لئے کیا انتظام ہوا ہے جو نہ انگریزی جانین نہ اردو اور ہندی۔

اب حضرات یہ تو صاف ظاہر ہے کہ اس تبدیلی سے فائدہ تو کسی کو کچھہ نہین پہونچ سکتا لیکن ہان تکلیف اور نقصان سب کو پہونچیگا۔ اول تو کل عملے والون کو مجبوراً ناگری بلاضرورت سیکھنی پڑے گی۔ اگر مسلمانون کی حالت کو قطع نظر کیا جاوے تو بھی اوس کثیر گروہ ہندو صاحبان کو جو سواے اُردو کے اور کچھہ نہین

جانتے اب ناگری سیکھنی پڑے گی۔ لیکن مسلمانون کی حالت پر لوکل گورنمنٹ اور نیز گورنمنٹ عالیہ کو خاص توجہ نہ کرنے کی کوئی وجہ نہین جبکہ اونمین سے ایک فیصدی بھی ناگری نہین جانتے ہم حضور سر انٹونی میکڈانل بہادر سے دست بستہ ملتجی ہین کہ وہ حضور پر نور جناب قیصرہ ہند دام ملکہا کی رعایا اور رعایا بھی اسقدر قابل لحاظ جیسے مسلمان انکی حالت کیطرف اپنی کریمانہ توجہ کو مبذول فرماوین اور انکی شکایت اور رنج کے سبب کو رفع فرماوین تاکہ انکو اطمینان قلبی حاصل ہو کہ اُنکے حقوق کی پوری حفاظت ہوتی ہے۔

رزولیوشن نمبر ۱۲

اس مجلس کی بالاتفاق یہ راے ہے کہ اون تمام معاملات مین جنکا تعلق عدالتون اور سرکاری دفاتر سے ہے اہل معاملہ کو اور درخواست پیش کرنے والون کو کچھ بھی وہ عملی اور واقعی فوائد نہین پہونچ سکین گے جو کہ گورنمنٹ رزولیوشن مین بظاہر مدنظر رکھے گئے ہین کیونکہ اون تمام معاملات مین جو عدالتون اور کچہریون کی کارروائی سے متعلق ہین اور جنمین سرکاری ضوابط کی پابندی لازمی ہے لایق اور سند یافتہ اور ضوابط سرکاری سے واقف کارمحررون کی ضرورت بدستور باقی اور جاری رہیگی اور جن حروف مین عرائض اور استغاثے اور درخواستین لکھی جاتی ہین اون کی تبدیلی سے اون خرابیون کا علاج نہین ہوسکتا جو اون حروف کے نہ جاننے سے پیدا ہوتی ہین جنمین عدالتون اور دفترون کی کارروائی لکھی جاتی ہے عام اس سے

کہ وہ حروف ناگری ہوں یا اردو۔

حافظ عبدالرحیم صاحب وکیل نے اسکی تائید کی اور بالاتفاق منظور ہوا۔

تیرہواں رزولیوشن مولوی بشیرالدین صاحب ایڈیٹر البشیر نے پیش کیا اور یہ تقریر کی کہ اس رزولیوشن کے پیش کرنے کی ضرورت یہ ہے کہ بہت سے ہندو وکلا نے یہ دکھلانے کے لئے کہ پبلک کا رجحان ہندی کی طرف زیادہ ہے لوگوں کو مجبور کر کے ہندی میں استغاثے لکھائے ہیں۔ محمد زمان خانصاحب نے جو کہ فرخ آباد کے معزز رئیس ہیں مجھکو قایم گنج سے اطلاع دی ہے کہ فرخ آباد کے ضلع میں ہندو وکلا مسلمانوں سے بھی استغاثے ہندی میں لیتے ہیں اور منشی بھی ہندی میں لکھاتے ہیں جنکے پڑھنے کے لئے بارہ بارہ کوس تک کوئی آدمی نہیں ملتا۔

اس کی تائید حاجی یوسف خان صاحب نے کی اور بالاتفاق منظور ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۱۳

بالاتفاق یہ امر قرار پایا کہ یہ ایک حقیقی واقعہ اور امر مسلمہ ہے کہ جس سے انکار نہیں ہوسکتا کہ زیادہ تعداد اون ہندوؤں کی جنکو عدالتوں کچہریوں اور سرکاری دفتروں سے تعلق ہے زمانہ وراثت سے اردو طرز تحریر کے عادی اور اوسکے

مانوس ہین - اور مسلمانون کی تعداد جو ناگری حروف سے واقفیت رکھتی ہو نہایت ہی قلیل بلکہ معدوم سے ہے - ایسی حالت مین مسلمانون کو ناگری حروف کے جاری ہونے سے اون معاملات و مقدمات مین غلط فہمی اور حق تلفی ہونے کا اندیشہ ہے جسمین وہ ہندوؤن کے ساتھہ بطور فریق ثانی کے شریک ہونگے کیونکہ از روے احکام رزولیوشن گورنمنٹ کے یہہ حروف اون عدالتی کاروبار اور انتظامی معاملات مین بہی مستعمل ہونگے جسمین کہ مسلمان اور ہندو فریق ہون -

چودہوان رزولیوشن شیخ عبداللہ صاحب نے پیش کیا اور کہا کہ بالفعل حضور لفٹنٹ گورنر بہادر نے بظاہر صرف اس بات کی اجازت دی ہے کہ کوئی ناگری دان اگر چاہے تو ناگری مین اپنی عدالتی کارروائی کرے - اور اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ زبان کی تبدیلی ممکن نہین - لیکن ہم بنظر اون حالات کے جو ناگری حروف اور ہندی زبان کے متعلق ہمارے تجربے مین آئے ہین اور بنظر اُس سخت کوشش کے جو حامیان ناگری کی جانب سے اس ملک مین ہندی زبان کے جاری کرانے اور اُردو کو بالکل اُٹھا دینے کی نسبت ہو رہی ہے کہہ سکتے ہین کہ آج سے اُردو زبان عارضہ مرض الموت مین مبتلا ہو گئی ہے اور حروف کی تبدیلی سے اُردو زبان بالکل مٹ جائیگی - زبان کبھی باقی نہین رہسکتی اگر اُنہی حروف مین تحریر نہو جو اُسکے لئے اور اوسکے ساتھہ پیدا ہوئے ہین - حروف زبان کا سانچا ہوتے ہین جس سانچے مین زبان کو ڈہالا جاویگا ویسی ہی زبان پیدا ہوگی - حروف اور زبان کا تعلق

لازم و ملزوم ہے۔ ہمین تاریخ مین کوئی مثال اس عجیب و غریب خیال کی نہین ملتی۔ باوجودیکہ ایک زبان غیر اور اجنبی حروف مین لکھی گئی ہو اور وہ اپنی اصلی حالت پر قایم رہی ہو عجب زبان کے پیچھے ایک ایسا روگ لگا دیا ہے جس سے آخرکار اسکی موت لازم آتی ہے تو پھر ہم کیسے یقین کر سکتے ہین کہ ہمارے حضور لے علاے لفٹننٹ گورنر بہادر نے دراصل زبان کو بدلنا نہین چاہا بلکہ حروف ہی کو بدلا ہے۔

جن لوگون نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ناگری حروف کو جاری کیا جاوے انکی اصلی غرض اور علت غائی یہی ہے کہ اردو زبان جس مین اکثر بہاشا سے یعنے فارسی اور عربی کے الفاظ آ گئے ہین اس سے کسی نہ کسی طرح نجات ملے۔ اور وہ بخوبی جانتے ہین کہ اگر ناگری حروف کو پچیس تیس سال تک بھی زبان پر اپنا سکہ جمانے اور اثر پیدا کرنے کا موقع ملگیا تو پھر اردو زبان کا کہین پتہ بھی نہین چلنے کا۔

اب اگر حروف کی تبدیلی سے کوئی عظیم انقلاب ان صوبجات اور اودھ کی زبان مین آنے والا ہے تو ہمین دیکھنا چاہئے کہ یہ تبدیلی کہانتک قرین انصاف ہے۔ اور یہ بظاہر ادنی اور خفیف تغیر جسکے مضر اثرات کو ہم اپنی آنکھون سے دیکھ رہے ہین کیسے مسلمانون کی دل شکنی کا باعث نہ ہوگا۔ مسلمان ابتک اپنی گذشتہ سلطنت اور حکومت اور دولت اور ثروت کو یاد کر کے رنج اور افسوس

کر رہے ہین - سر سید احمد خان نے اور نیز بڑے بڑے مدبران مثل سر جان اسٹریچی اور سر اکلینڈ کالون نے بڑی کوشش اور مہربانی کے برتاؤ سے مسلمانون کو موجودہ زندگی کے حالات کے موافق چلنے کی طرف متوجہ کیا تھا اور اب انکین سیاہ ماتمی لباس کسیقدر کم ہو چلا ہے اور عوام الناس مین مرثیہ خوانی اور رونے کا شور و غل بھی کم ہو چلا ہے - لیکن اب وہ اپنی حسرت بھری آنکھون سے دیکھ رہے ہین - کہ اونکی زبان بھی ہاتھ سے جاتی ہے - پھر وہ سالہا سال تک اسکی یاد مین ماتم کیا کرینگے اور بجاے اسکے کہ ناگری پابندی کو حاصل کرین اور اسکو ایک مصیبت خیال کرکے اسکا مقابلہ کرین وہ اکثر اپنا وقت رنج اور افسوس مین کاٹین گے کہان کا مقابلہ اور کہان کی جوانمردی - اور اگر اُنکی خوش قسمتی سے پھر کوئی سر سید احمد خان جیسا ریفارمر اور سر جان اسٹریچی اور سر اکلینڈ کالون جیسے مہربان اور مدبر حاکم آ گئے تو شاید اُن کے دلون سے اس رنج اور افسوس کو محو کر سکین گے ورنہ اُنکو یہ ہمیشہ کا رونا تو ہے ہی -

اب ہمین دیکھنا یہ ہے کہ اُردو زبان کی جگہہ کوئی دوسری زبان اسوقت ایسی موجود ہے جو اس قابل ہے کہ ہم اوسے اس ملک کے باشندون کی مادری زبان کہہ سکین - میرے خیال مین کوئی بھی ایسی زبان اسوقت موجود نہین - ایک اُردو ہی ایسی زبان ہے جسکو غازیپور سے لیکر سہارنپور تک نہین بلکہ بھاگلپور سے لیکر مینپا وروتک اور ناگپور سے لیکر کشمیر تک ہر ایک فرد بشر سمجھہ سکتا ہے - اسکا ایکو

بڑی آسانی سے تجربہ ہوسکتا ہے - آپ غازیپور مین کسی عدالت مین جاکر دیکھئے اور غور سے سنئے کہ ایک دیہقانی ہندو گواہ سے وکیل کس زبان مین سوال کررہا ہے اور پھر دیکھئے کہ وہ اُسکے سوالات کو بخوبی سمجھتا ہے یا نہین - پھر اُسکے بعد آپ ریل مین سوار ہوکر سہارنپور پہونچ جائیے اور وہان کسی عدالت مین جاکر سنئیے کہ ایک وکیل صاحب ایک دیہاتی ہندو گواہ سے کس زبان مین جرح کے سوالات کررہے ہین اور پھر دیکھیے کہ وہ اُسکے سوالات کو سمجھہ کر اُنکا جواب دیتا ہے یا نہین - اگر ان دونون مقامات کے دیہاتی اور وہ بھی ہندو اُردو زبان سمجھہ سکتے ہین تو پھر حامیانِ ناگری کی اس غلط بیانی کا کیا ٹھکانا ہے جنھون نے حضور لفٹنٹ گورنر بہادر کو یقین دلانے کی اسقدر کوشش کی ہے کہ اُردو ایک اجنبی زبان ہے -

اسوقت صرف ایک زبان ہے جسکو حامیان ناگری آیندہ عدالتون کی زبان کا دعویدار خیال کرتے ہین یعنی برج بھاشا اور یہی زبان ہے جو کتابون مین لکھی جاتی ہے - یہ زبان بوجہ ایک عرصہ دراز تک متروک الاستعمال ہونے کے اب خود جمہور اہل ہنود کو اجنبی معلوم ہوتی ہے - مینے تجربہ کر دیکھا ہے کہ دیہاتی لوگ اس زبان کو مطلق نہین سمجھتے - کایستہ لوگ بھی نہین سمجھتے - اور اگر بہت ہی سادہ اور اُردو کے الفاظ شامل کرکے لکھی جاوے تو وہ لوگ جو سرکاری مدارس مین پڑھے ہین یا وہ برہمن جو تیرتھون وغیرہ پر رہتے ہین

یا جو سنسکرت جانتے ہین وہ اس زبان کو سمجھہ سکتے ہین - پس ہمکو یہ بات دریافت کرنیکا حق حاصل ہے کہ وہ کیا مجبوری پیش آئی جسکی وجہہ سے ایک مکمل اور رائج زبان کو نیست و نابود کرکے ایک اور زبان کو جو اسوقت کہین بھی نہین بولی جاتی جاری کیا جاتا ہے اگر اُردو مین یہ ڈر تھا کہ عربی اور فارسی سے تراش تراش کر الفاظ نکالے جاوینگے تو ہندی یا برج بہاشا تو خود سنسکرت کی مشکل الفاظ کے تراش سے تیار ہوتی ہے کیونکہ بوجہ روزمرہ کی زبان نہ ہونے کے وہ بالکل ایک کتابی زبان رہگئی ہے اور جسکو سوا اُن لوگون کے اور کوئی نہین لکھہ سکتا جو سنسکرت کے پورے ماہر نہ ہون -

مین آپ حضرات کے سامنے ایک برج بہاشا کی عبارت پڑہتا ہون اور آپ انصاف سے کہئے کہ آپ اسمین سے کس قدر سمجھتے ہین - میرے خیال مین آپ بہت ہی کم سمجھے ہونگے (سب نے تسلیم کیا کہ ہم بہت کم سمجھے ہین) اب آپکے لیے برج بہاشا اس وقت ایک اجنبی زبان ہے - آپکو کیون مجبور کیا جاوے کہ آپ رفتہ رفتہ اس زبان کو سیکھین اور ہندو صاحبان جو اس وقت بہ حیثیت قوم ہونے کے اُردو زبان کو مادری زبان کے طور پر بولتے اور استعمال کرتے ہین اُنکو کیون اجازت دی جاوے کہ وہ اُسکو چہوڑ کر ایک ایسی زبان سیکھین جو اسوقت اُن کے لیے بھی اُسیقدر اجنبی زبان ہے جس قدر آپ کے لیے - اگر حامیان ناگری اور ہندی کو اپنی مادری زبان سے صرف اسوجہہ سے تعصب ہے کہ اوسمین عربی

اور فارسی کی آمیزش ہے تو کیا جاہل مسلمانون کو اوس زبان سے کچھ تعصب نہ ہوگا جو علاوہ ایک اجنبی اور نا قابل مفہوم ہونے کے ہندون کی مذہبی زبان خیال کی باقی ہے۔

اب حضرات مسلمانون کو زبان کے بدلنے سے جو نقصانات پہونچنے والے ہین اونکا آپکو ابھی سے پورا پورا اندازہ کرلینا چاہیئے تاکہ آپ اپنی مہربان گورنمنٹ سے بڑی عاجزی اور ادب سے اپنا انصاف حاصل کرنے کے لئے مستعد ہوجائین ہندی زبان اور ناگری حروف کا سیکھنا مسلمانون کی قوم کو اتنا آسان نہین جسقدر اردو حروف اور زبان کا سیکھنا۔ آپکے بچون کو پاٹ شالاؤن مین جاکر تعلیم پانا ایک عرصہ دراز تک شاق گذرے گا۔ اور عام تعلیم کے پھیلنے کا بڑا ذریعہ وہ مکاتب ہین جنکا اب خاتمہ ہونے والا ہے۔ سرکاری مدارس مین بھی ابتک مسلمانون نے تعلیم حاصل کرنے مین کچھہ نمایان ترقی نہین کی۔ یہی مکاتب کی تعلیم تھی جسکی وجہ سے کچھہ نہ کچھہ علمی روشنی انکی قوم کو نصیب ہوتی تھی اب انکا بھی چراغ کوئی دن مین گل ہوا چاہتا ہے۔ پس مسلمانون کی عام تعلیم پر نہایت ہی سخت برا اثر پڑے گا۔ اور برخلاف اسکے دیگر اقوام کو اردو کے سیکھنے مین بھی اسیقدر سہولیت اور آسانی ہے جسقدر ناگری کے سیکھنے مین۔ اردو کی تعلیم کے لئے زیادہ تر اہل ہنود کے معلم ہوتے ہین۔ انکے ذاتی مکاتب بھی ہین اور سرکاری اسکولون مین بھی اکثر وہی لوگ مدرسی کا کام کرتے ہین۔

علاوہ اسکے انکے لیئے ہندی کی ہی پاٹ شالیں موجود ہین - وہ مکتبون کو چھوڑکر پاٹ شالاؤن مین جا بھرتی ہونگے اور مسلمان نہ ادہر کے اور نہ ادہر کے گویا کہ اگر مسلمانون کے ہاتھ سے اردو زبان جاتی رہی تو اوس کے ساتھ ہی اونکی دوبارہ زندگی کی رہی سہی امید بھی خاک مین مل جائیگی -

نیز ابتک مسلمانون کو انگریزی تعلیم شروع کرنے کے لیئے صرف ایک منزل طے کرنی پڑتی تھی یعنے قرآن شریف کے ختم کے بعد بچے اسکولون مین بھرتی ہوجاتے تھے اسمین بھی وہ دیگر اقوام کے طلبا سے بلحاظ قید عمر کے ہمیشہ نقصان اوٹہاتے تھے - اگر دیگر اقوام کے لوگ بیس برس مین بی اے کی ڈگری حاصل کرسکتے ہین - تو مسلمان بائیس برس کی عمر سے پہلے وہی امتحان پاس نہین کرسکتے اب اگر رفتہ رفتہ اردو زبان کی جگہ ہندی ہوگئی تو اونکو دو منزلین طے کرنی پڑینگی -

اول وہ قرآن شریف پڑہین گے اور پھر اردو اور اسکے بعد انگریزی تعلیم شروع کرینگے یعنے سرکاری مدارس کی تعلیم جہان پر انہین ہندی ہی پڑہنی ہوگی - اس وقت کو امسال کی پنجسالہ تعلیمی رپورٹون مین بمبئی اور مدراس کے ڈائرکٹران نے نہایت واضح طور پر بیان کیا ہے اور وہان کے مسلمانون کی تعلیمی ابتری کی ایک بڑی سے بڑی وجہ یہی بتلائی ہے کہ اونکو وہ زبانین سکھانے کی کوشش کیجاتی ہے جن سے انکو قدرتاً اجتناب ہے - مین اسوقت اس بحث کو ختم کرتا ہون اور

آپ صاحبان سے صرف اسقدر التجا ہے کہ آپ اس معاملہ مین ہرگز غفلت سے کام نہ لین۔ انگریزی حکومت کا ایک خاصہ ہے کہ وہ معقول پبلک رائے کو بہت وقعت کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور صاف گوئی کو پسند کرتی ہے۔ اگر آپ اپنی واجب شکایت گورنمنٹ کی خدمت مین پیش کرینگے تو بجاے اسکے کہ جناب کلکٹر صاحب یا خود حضور سر انٹونی میکڈانل ناراض ہون وہ نہایت خوشی سے آپ کی بات کو سنینگے اور اگر بات معقول ہوگی تو ضرور اوس کا تدارک ہی کرینگے۔

رزولیوشن نمبر ۱۴

بالاتفاق یہ قرار پایا کہ گورنمنٹ کی خدمت مین مودبانہ عرض کیا جاے کہ اُردو تحریر کا بجاے فارسی حروفون کے ناگری مین تبدیل کرنا صرف رسم خط ہی کے مسئلہ پر محدود نہین ہے بلکہ اسمین تبادلہ زبان مضمر ہے اور بالآخر اسکا لازمی نتیجہ یہ ہونیوالا ہے کہ شایستہ اُردو زبان بتدریج زایل ہوکر اوسکے بجاے پورانی ہندی جاری ہوجائیگی جو ناگری حروف مین لکھی جاتی ہے۔ اور اسلیے مسلمان بہت تشویش اور غور سے گورنمنٹ کے اس رزولیوشن کو جو بظاہر سادہ اور بے ضرر معلوم ہوتا ہی دیکھ رہے ہین اور اوسکو اُردو زبان کی موت کا گھنٹہ سمجھتے ہین۔

مولوی بہادر علی صاحب نے اسکی تائید کی اور بالاتفاق منظور ہوا۔

پندرہوان رزولیوشن مولوی بشیر الدین صاحب ایڈیٹر البشیر اٹاوہ سے نے پیش کیا اور حافظ امام الدین صاحب میونسپل کمشنر ورئیس علی گڈہ سے نے اوسکی تائید کی اور

بالاتفاق منظور ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۱۵

بالاتفاق قرار پایا کہ پبلک۔ جوڈیشل اور انتظامی معاملات مین زبان اور طرز تحریر کی تبدیلی جو سرکاری کاروبار مین ہندی حروف کے جاری ہونے سے عمل مین آویگی کچھ زمانہ گذرنے کے بعد اوسمین وقتین اور پیچیدگیان پیدا ہونگی اور اوسکی ضرورت پیدا ہوگی کہ ان دو قسم کے حرفون مین سے ایک ہی قسم کے حروف رکھے جائین۔ اور گورنمنٹ کے عہدہ دارون اور سرکاری ملازمون اور عوام الناس کو یہی پیچیدگی اور وقت محسوس اور ان دو قسم کے حرفون مین سے کسی ایک کے قایم رکھنے کی ضرورت معلوم ہونے لگے گی۔ اور چونکہ دیوناگری کے حروف کی تائید اور تجارید رزولیوشن گورنمنٹ زیر بحث سے ہوتی ہوئی معلوم ہوتی ہے اسلئے سخت اندیشہ اور ابھی سے اسکا خوف ہے کہ اُردو زبان وحروف کو اس رد و قدح مین نقصان پہونچے گا اور ہندوستان خاص اپنی اصلی زبان اُردو سے محروم ہو جاویگا۔

سولہوان رزولیوشن نواب محسن الملک بہادر نے پیش کیا اور شیخ عبد اللہ صاحب نے اسکی تائید کی اور بالاتفاق منظور ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۱۶

بالاتفاق قرار پایا کہ مجوزہ میموریل کے ہمراہ وہ رسالہ بھی جو اُردو ڈیفنس ایسوسی ایشن

سے تیار کیا ہے۔ عالیجناب ہز آنر کی خدمت مین بطور ایڈریس ضمیمہ بھیج دیا جاوے۔

سترہوان رزولیوشن۔ نواب لطف علیخان صاحب پریذیڈنٹ نے پیش کیا اور حاجی محمد مصطفےٰ خانصاحب رئیس بوڑھ گانون اور خواجہ احمد شاہ صاحب رئیس لدہیانہ صوبہ پنجاب نے اوسکی تائید کی اور بالاتفاق منظور ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۱۷

بالاتفاق قرار پایا کہ یہ ہمیدی جلسہ نواب محسن الملک بہادر سے درخواست کرے کہ وہ حسب فیصلہ ذیل تار اس میٹنگ کی طرف سے عالیجناب ہز آنر سر انٹونی میکڈانل لفٹننٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی کی خدمت مین جناب ممدوح کی عنایت آمیز ملاحظہ کے لئے ارسال کرین۔

تار کا ترجمہ نواب محسن الملک بہادر نے پڑھکر سنایا اور اصل انگریزی تار بھی پیش کیا جسکو تمام حاضرین نے غور سے سنا اور پسند کیا۔ وہ یہ ہے۔

ترجمہ تار

بعالیخدمت۔

پرائیویٹ سکرٹری

ہز آنر لفٹننٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی و اودہ

آج علیگڈھ اور دیگر اضلاع کے مسلمانون کا ایک جلسہ گورنمنٹ رزولیوشن

مورخہ ۱۸ - اپریل سنہ ۱۹۰۰ء جسکی رو سے عدالتون مین ناگری حروف جاری کرنے کی اجازت دی گئی ہے غور کرنے کی غرض سے ٹون ہال مین منعقد ہوا جلسہ مذکور نے مجھے ہدایت کی ہے کہ مین حسب ذیل تار جلسہ کی طرف سے آپ کی خدمت مین روانہ کرون -

تار از طرف جلسہ

آپ مہربانی فرما کر جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کی خدمت مین عرض کر دیجیے کہ اس جلسہ کے تمام وفا شعار مسلمانون کو گورنمنٹ کے رزولیوشن متذکرہ بالا کے دیکھنے سے نہایت رنج اور افسوس ہوا اور اونہون نے بالاتفاق یہ راے قرار دی کہ بہت جلد کسی خاص مقام پر شمالی ہندوستان کے مسلمانون کی ایک پبلک ریپریزنٹیٹو میٹنگ جمع کرین اس غرض سے کہ وہ گورنمنٹ کے اس رزولیوشن پر غور کر کے ایک میموریل تیار کرے جسمین نہایت مودبانہ اور وفادارانہ طور پر گورنمنٹ سے استدعا کی جاوے کہ رزولیوشن مذکور منسوخ یا ترمیم یا تبدیل کیا جاوے تا کہ مسلمانون کی قوم کی معاشرت و تمدنی و تعلیمی فوائد و اغراض قایم و محفوظ رہین -

ہز آنر سے یہ بھی عرض کیجیے کہ مسلمانون کی ایک ریپریزنٹیٹو جماعت نواب لفٹننٹ گورنر بہادر بالقابہ کی خدمت مین پیش کرنے کی غرض سے ایک میموریل

تیار کر رہی تھی اور مسلمانون کو اس کا خیال ہی نہ تھا کہ گورنمنٹ ایسے اہم مسئلہ کا فیصلہ اسقدر عجلت کے ساتھ کریگی اسی واسطے مسلمان گورنمنٹ رزولیوشن متذکرہ بالا کو مسلمان رعایاے سلطنت برطانیہ کی آئندہ کی توقعات اور بہبودی کے حق مین ایک ناگہانی اور غیر متوقع صدمہ پہونچانے والا سمجھکر ہیبت زدہ ہو گئے ہین۔

گورنمنٹ کی پالیسی مین دفعتاً ایسی تبدیلی کا واقع ہونا اگرچہ مدت دراز کے اُن تحریک کیے ہوئے مباحثون کا نتیجہ ہے جو کہ ابتک ناکامیاب رہے تے اور جنکو گورنمنٹ نے بوجوہات معقول اسوقت تک منظور نہ کیا تھا اور ابتک ملتوی رکھا تھا مگر اب بذریعہ ایک ایسے سادہ اور مختصر رزولیوشن کے طے کر دیئے گئے ہین جس مین مسلمانون کے اطمینان کے لئے کوئی دلیل اس بات کی نہین دی گئی کہ اُس طرز کتابت کو جو مدت دراز سے مروج ہے اور جو ان صوبجات مین سلطنت برطانیہ کے قایم ہونے کے وقت سے ابتک بالعموم کامیابی کے ساتھ جاری ہے کیون بدلا جاتا ہے۔

بنگال۔ اوڑیسہ۔ ممالک متوسط۔ یہانتک کہ بہار مین بھی حروف کا تبدیل ہو جانا ہندوستان خاص اور اودہ کے لئے نظیر نہین ہو سکتا۔ سر سید احمد خان مرحوم نے چالیس سال کی لگاتار کوشش کے بعد نہایت مشکل اور بڑی محنت سے مسلمانون کو انگریزی زبان سیکھنے کی طرف متوجہ کیا تھا اور مسلمان ابتک پورے طور پر سکی

طرف مائل اور متوجہ ہونے پاتے تھے کہ اب ایک اور غیر اسلامی زبان اور خط کے سیکھنے کا اُن پر ایسا ولاؤ ڈالا جاتا ہے جس کا ڈالنا اُنکے لیئے ایک سخت مشکل اور اُن کی بدنصیبی کا باعث ہے - کیونکہ برخلاف انگریزی زبان کے یہ زبان غالباً انکی تعلیمی مقاصد کے لیئے بے ثمر اور گورنمنٹ کی ملازمت مین ترقی کرنے کیلیئے مضر ثابت ہوگی - قطع نظر مسلمانون کے نقصانات کے دوسرے لوگون کو بھی اس سے اُن فوائد کا حاصل ہونا جو اس تبادلہ حروف سے خیال کیئے گئے ہین ناممکن ہے - کیونکہ جب عملی طور سے اس مسئلہ پر ایک نظر ڈالی جاوے تو ظاہر ہوگا کہ اہل معاملہ اور درخواست کرنے والون کو واقعی اور حقیقی طور پر عملی کارروائی مین وہ آسانیان ہونگی جو بظاہر گورنمنٹ کے رزولیوشن زیر بحث مین پیش نظر رکھی گئی ہین -

کیونکہ اون تمام معاملات مین جو کہ عدالتون اور کچہریون کی کارروائی سے متعلق ہین اور جن مین سرکاری ضوابط کی پابندی لازمی ہے لایق اور سند یافتہ اور ضوابط سرکاری سے واقف کار عرضی نویسون کی ضرورت بدستور باقی اور جاری رہے گی اور عرایض لکھوانے والے عام اس سے کہ جاہل ہون یا خواندہ اپنی عرضیان یا درخواستین عرضی نویسون ہی سے لکھوائینگے - ایسی حالت مین درخواست کرنیوالے اور فریقین مقدمہ اُردو کے لکھنے والون کے بجاے ہندی کے لکھنے والون کے پاس جانے سے کوئی فائدہ حاصل نہین کر سکتے - علاوہ اس کے حروف کی تبدیلی جو بذریعہ رزولیوشن گورنمنٹ کے کی جاتی ہے وہ فی الحقیقت اور عملی طور پر زبان کی تبدیلی

ہے جس سے ایک شایستہ اور مروجہ زبان اُردو کے بجاے ہندی بہاشا جاری ہوجائیگی - جس سے نہ گورنمنٹ کے افسر نہ عملہ کے ملازم نہ وکیل نہ پلیڈر نہ عام اہل معاملہ واقف ہین - اور آخری اور لازمی نتیجہ اس کا یہ ہوگا کہ ہندوستان خاص اُس مستحکم اور مسلمہ اور شایستہ زبان اُردو سے جو ابتک عموماً جاری رہی ہے اور جاری ہے محروم ہوجائیگا - اور اس دوہری طرز تحریر کو سرکاری دفاتر مین جاری کرنیسے جو مشکلات پیش آونگی اُن کی نسبت نہایت وعوی سے کہا جاسکتا ہے کہ اُن کی مثال تواریخ مین نہین مل سکتی اور اس کا لازمی نتیجہ یہی ہوگا جو دو مختلف زبانون کو اظہار خیالات کا ذریعہ گرواننے سے ہوسکتا ہے - یعنی تحریر مین نہایت کثرت سے پیچیدگی اور ابہام واقع ہوگا -

پوری نقل اُن رزولیوشنون کی جو آج کے جلسہ مین پاس ہوے ہین عالیجناب ہز آنر کی خدمت مین بذریعہ ڈاک کے بہیجی جائیگی -

اسکے بعد صدر انجمن کے لئے شکریہ کا ووٹ پاس کیا گیا اور جلسہ برخاست ہوا - فقط

دستخط

محسن الملک



اشتہار چھپائی مطبع مفید عام آگرہ

خدا کے فضل و کرم سے اس مطبع مین ہر قسم اور ہر زبان کی کتابین اردو
ہندی۔ فارسی عربی نہایت خوشخط صحیح وعمدہ جلد ارزان نرخ پر عمدہ سیاہی
مصالح سے لیتھو مین طبع ہوتی ہین۔ عدالتون ومحکمہ بندوبست اور چنگی وغیرہ
کے جملہ کاغذات بھی چھپتے ہین یہ نامی مطبع پچیس برس سے اپنے
فرائض منصبی کو نہایت ایمانداری اور خوش معاملگی سے ادا کر رہا ہے
اور اس کی شہرت و نیک نامی روز افزون ہے اور اس مطبع مین کتب بہ نسبت
اور مطابع کے بہت خوشخط و صاف وعمدہ چھاپی جاتی ہین جن صاحبون کو
کچھ چھپوانا ہو اون کو کیفیت نرخ وغیرہ کی خط کتابت سے معلوم ہو سکتی ہے
نمونہ کے لیے ہمارے مطبع کی چھپی ہوئی کتابین کافی ووافی ہین فقط

المشتہر

محمد قادر علی خان صوفی مالک ومہتمم مطبع مفید عام آگرہ